Regd. E.P. No 861

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

ہفت روزہ

قادیان

ایڈیٹر
صلاح الدین ملک ایم اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

شرح
چندہ سالانہ
چھ روپے
ممالک غیر
۷½ روپے
فی پرچہ ۲ ار

جلد ۳ | ۱۴ ر فتح ۱۳۳۳ ہش | ۱۴ ر دسمبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۵۰

جلسہ سیرت النبیؐ قادیان (ٹریبون)

پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یوم ولادت قادیان میں منایا گیا

اخبار ٹریبون (لوکل ایڈیشن) مورخہ ۱۹ اکتوبر نے اپنے نامہ نگار کی رپورٹ جلسہ سیرۃ النبیؐ قادیان کے متعلق بعنوان بالا ذیل کے الفاظ میں شائع کی ہے:-

بٹالہ ۱۶ نومبر۔ پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بانی اسلام کا یوم پیدائش اتوار کے روز احمدیہ مسلم فرقے نے اپنے فرقے کے مرکز قادیان میں جو کہ یہاں سے ۱۳ میل کے فاصلے پر ہے شایان شان طریقے سے منایا۔

ایک جلسہ میں احمدیہ جماعت کی زیر سرپرستی پنڈت مدن موہن لال ایڈووکیٹ ایم۔ ایل۔ سی کی زیر صدارت مسٹر خیراتی رام سریں سکرٹری یوتھ ڈیپارٹمنٹ پنجاب پردیش کانگریس کمیٹی۔ مسٹر میلا رام طائر جنرل سکرٹری گورداسپور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی اور مسٹر کشمیرا سنگھ صدر پنجاب سٹوڈنٹس کانگریس اور چند مقامی غیر مسلم لیڈروں نے (حضرت) بانی اسلام کی زندگی اور تعلیمات پر تقاریر کیں۔

ممتاز احمدیہ لیڈروں مولوی محمد ابراہیم، ملک صلاح الدین (جو قادیان سے شائع ہونے والے احمدیہ جماعت کے آرگن بدر کے ایڈیٹر ہیں) مولوی عبدالحق اور حکیم خلیل احمد نے بھی جلسہ پر تقاریر کیں اور اسلام کے مختلف پہلوؤں اور اسکے دوسرے مذاہب کے متعلق رویہ کے متعلق وضاحت کی۔

(مترجمہ برکت اللہ خاں ملک وارد قادیان)

جناب قدوائی صاحب مرحوم کی وفات پر

ارسال کردہ تعزیتی برقیوں کے جوابات

جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجزؔ ناظر امور عامہ و خارجہ نے محترم جناب رفیع احمد صاحب قدوائی کے سانحۂ ارتحال پر جو تعزیتی پیغامات جماعت احمدیہ کی طرف سے ارسال کئے تھے ان کے ذیل کے جوابات وصول ہوئے۔ (ایڈیٹر)

(۱) پرائم منسٹرز ہاؤس۔ نئی دہلی
۱۸ ر نومبر ۱۹۵۴ء۔

شری رفیع احمد صاحب قدوائی کی وفات پر جواہر لال نہرو آپ کے پیغام ہمدردی اور تعزیت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپ کے پیغام کے محتویات ان کے خاندان کے افراد کو پہنچائے جا رہے ہیں۔

(۲) نیو دہلی۔ ۱۵ ر نومبر ۱۹۵۴ء۔ رجسٹی ۲۴/۴/۵۴

جناب

مجھے آپ کے تار کی وصولیابی کی اطلاع دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور آپ کی درخواست کے مطابق تعزیت کا پیغام شری قدوائی کے خاندان کو بھجوا دیا گیا ہے۔

آپ کا مخلص
دی نیشنل اجی
انڈر سکرٹری گورنمنٹ ہند۔

پرائیویٹ سکرٹری وزارت غذا و زراعت حکومت ہند۔

نئی دہلی
۸ ر نومبر ۱۹۵۴ء

محترم جناب

آپ کا ۲۵ ر اکتوبر ۱۹۵۴ء کا تار جو کہ وزیر تعلیم کے ذریعے ملا۔ میرے لئے اور شری رفیع احمد قدوائی مرحوم کے خاندان کے لئے جن کو کہ آپ کی تعزیت کا پیغام پہنچا دیا گیا ہے بے حد تسلی کا باعث ہوا ہے۔

خراج تحسین جو کہ قوم نے اپنے جدا ہونے والے لیڈر کو ادا کیا ہے۔ بالکل حق بجانب ہے۔ کسے معلوم تھا کہ موت کا ظالم ہاتھ مسٹر قدوائی کو اس قدر اچانک اور دفعۃً ہم سے الگ کر دے گا۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ آپ جیسے مخلص دوستوں نے ہمارے غم میں شرکت کی ہے تو ہمیں اس اٹل اور مبرم چیز کو جو کہ واقع ہو چکی ہے۔ قبول کرنا آسان ہو گیا ہے۔

یقین کیجئے ہم آپ کی ہمدردیوں پر اعتماد کرتے ہیں۔ اور محسوس کرتے ہیں۔ کہ آپ اسی طرح ہمارے خاندان کے خیرخواہ رہیں گے۔ جیسا کہ اب تک رہے ہیں

آپ کا خیر اندیش
بے نرائن (پرائیویٹ سکرٹری وزارت غذا و زراعت حکومت ہند)

(مترجمہ برکت اللہ خاں ملک وارد قادیان)

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۲۸ ر نومبر تک حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی تحریر فرماتے ہیں:-

۲۴ ر نومبر۔ سیدنا حضرت اقدس علالت طبع کے باعث کل کسی نماز میں تشریف نہ لا سکے۔ آج صرف ظہر کی نماز میں تشریف لائے تھے۔

۲۶ ر نومبر۔ قریباً ایک گھنٹہ تک خطبہ جمعہ دیا۔ جس میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ حضور کی صحت ماشاء اللہ نمایاں رنگ میں اچھی بحال بلکہ جوبن پہ معلوم ہوتی تھی۔ اور حضور پُر نور بہت خوش معلوم ہو رہے تھے۔

ایک برات قاضی فیملی امرتسر (حال حافظ آباد) ربوہ مقدسہ ½۱۱ بجے پہنچی تھی۔ دولہا مکرم ڈاکٹر قاضی محبوب عالم صاحب بے پوری کا بچہ اور دلہن سیدہ آنسہ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی چھوٹی بچی ہیں۔ شامیانوں کے زیر سایہ جماعت مقامی کے بہت سے احباب بزرگ اور غریبہ ملقہ کی صورت میں بچھائی گئی کرسیوں پر تشریف فرما تھے۔ سیدنا حضرت اقدس اور خاندان سیدنا حضرت اقدس کے اراکین اور خواتین مبارکہ اندرون حصہ صحن میں شریک تقریب ہوئے۔ حضور وسط مقابل میں صوفا پر تشریف فرما ہوئے اور دولہا میاں حضور کے ساتھ دائیں جانب اسی صوفا پر اور برات کرسیوں پر تشریف فرما تھی۔ کچھ انتظار کے بعد حضرت اقدس نے جبکہ عرض کیا گیا فرمایا "دوست دعا کریں"۔ چنانچہ حاضرین اور اندر کی طرف حاضرات سبھی نے مل کر حضور کی اقتدا میں دعائیں کیں اور یہ تقریب سعید نہایت ہی سادگی اور سلسلہ کی روایات پہ اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

۲۸ ر نومبر۔ عصر کی نماز میں تشریف لا کر نماز پڑھائی اور رشید صاحب (امریکن) کی بیعت لی۔ الفاظ اردو میں حضور بولتے جاتے اور رشید صاحب بھی اردو ہی میں دہراتے جاتے رہے۔ مغرب کی نماز کے لئے بھی تشریف لاتے۔ عشاء کی نماز کی اجازت آ گئی۔

ربوہ۔ ۳۰ ر نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بالعموم طبیعت ٹھیک ہے۔ مگر کچھ ضعف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

لاہور۔ دسمبر۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت شدید ضعف کے بعد اب کچھ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔

ربوہ۔ مکرم خان صاحب فرزند علی خان صاحب ناظر بیت المال ربوہ پر کچھ دن قبل فالج کا دوبارہ حملہ ہوا تھا جس کا اثر بائیں ہاتھ اور ٹانگ پر ظاہر ہو رہا ہے۔ چونکہ دایاں (باقی صفحہ ۲ پر)

(باقی صفحہ ۲ پر)

ملک صلاح الدین پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

(۱) معارف القرآن

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا ۝ (بنی اسرائیل ع)

ترجمہ: - تو سورج ڈھلنے (کے وقت) سے لے کر رات کے خوب تاریک ہو جانے (کے وقت تک کے مختلف گھڑیوں) نماز کو عمدگی سے ادا کیا کر۔ اور صبح کے وقت (قرآن) کے پڑھنے کو بھی (لازم سمجھ) صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا یقیناً (اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایک مقبول عمل) ہے

تفسیر: اس آیت میں مسلمانوں کو آنے والی مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے ایک طرف ہجرت کے بعد ان قوموں سے مقابلہ ہونے والا تھا۔ جو بظاہر میں عبادت گذار تھیں اور مسلمانوں کی سستی انہیں اعتراض کا موقع دے سکتی تھی اور دوسری طرف مسلمانوں کو ملنے والی فتوحات ملنے والی تھیں جن سے عبادت میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ پس دونوں امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسلمانوں کو ہوشیار کیا کہ دشمن کے طعن کا نشانہ اسلام کو نہ بنانا اور نہ سست ہو کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو کھو دینا

نیز اس آیت میں پانچوں نمازوں کے اوقات بتائے گئے ہیں۔ دلوک کے تین معنی ہیں اور ہر ایک معنی کی رو سے ایک ایک نماز کا وقت ظاہر کر دیا گیا۔

(۱) مالت وزالت عن کبد السماء یعنی زوال کو دلوک کہتے ہیں اس میں ظہر کی نماز آگئی۔ (۲) اصفرّت۔ جب سورج زرد پڑ جائے تو اس کو بھی دلوک کہتے ہیں۔ اس میں نماز عصر کا وقت بتا دیا گیا (۳) تیسرے معنی "غروبت" یعنی غروب شمس کے ہیں اس میں نماز مغرب کا وقت بتا دیا گیا (۴) غسق الیل کے معنی ظلمۃ اول اللیل کے ہیں۔ یعنی رات کے ابتدائی حصہ کی تاریکی اس میں نماز عشاء کا وقت مقرر کر دیا گیا (۵) قرآن الفجر کہہ کر صبح کی نماز پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔

ان قرآن الفجر کان مشھودا۔ احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کی نماز کے وقت دن کے فرشتے آتے ہیں اور رات کے فرشتے چلے جاتے ہیں۔ وہ فرشتے جب خدا کے پاس جاتے ہیں تو دریافت کرنے پر کہتے ہیں۔ کہ ہم جب دنیا میں گئے تو تیرے بندوں کو نماز پڑھتے ہی دیکھا اور واپس آئے ہیں تو نماز پڑھتے ہی چھوڑ آئے ہیں۔ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تشھدہ ملائکۃ اللیل و ملائکۃ النھار (الحدیث) اس کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز خاص طور پر خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کی جاتی ہے اور خاص ہی طور سے مقبول ہوتی ہے۔ کیونکہ اس وقت انسان میٹھی نیند کو چھوڑ کر اٹھتا ہے۔ بلاشبہ جو انسان صبح کی نماز پڑھتا ہے اگر اس نے وہ نماز ایمانداری سے پڑھی ہوگی تو باقی نمازیں بھی اس کے لئے آسان ہو جائیں گی۔ (تفسیر کبیر)

(۲) کلام النبی ﷺ

ابو کبشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں چار قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و دولت کے علاوہ علم بھی عطا فرمایا۔ پھر وہ شخص مال و دولت کے معاملہ میں خدا سے ڈرتا رہتا ہے۔ اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرتا ہے۔ اور مال کے متعلق جو حقوق اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں۔ ان کو خوب پہچانتا ہے۔ پس ایسا شخص درجہ میں سب سے افضل ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو علم تو عطا فرمایا مگر مال و دولت نہیں مگر وہ شخص نیت کا نہایت پاک و صاف ہے اس کا ارادہ نہایت پختہ ہے کہ اگر اس کے پاس مال بھی ہو تو وہ اس پہلے شخص کی طرح نیک کاموں میں اسے خرچ کرے پس اعلیٰ نیت رکھنے کی وجہ سے یہ شخص اس پہلے شخص کی طرح ہی خدا کے نزدیک ثواب کا مستحق ہے۔ تیسرا وہ شخص ہے کہ اس کے پاس مال و دولت تو ہے مگر علم سے بے بہرہ ہے۔ وہ جہالت سے مال کے معاملہ میں لغزشیں کھاتا ہے اور خدا سے خوف نہیں کرتا۔ اور نہ رشتہ داروں کے حقوق ادا کرتا ہے اور مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو بھی نہیں پہچانتا۔ یہ شخص مرتبہ کے لحاظ سے نہایت برا ہے۔ چوتھا وہ شخص ہے کہ نہ اس کو علم ملا ہے اور نہ مال مگر اس کی نیت اور ارادہ یہی ہے کہ اگر اس کے پاس مال ہو تو اس تیسرے شخص کی طرح مال و دولت سے برے برے کام کرے پس یہ شخص بھی نیت کی برائی کی وجہ سے اس تیسرے ہی کے برابر سمجھنا چاہیئے۔ (ترمذی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

لاکھ دوزخ سے بھی بدتر ہے جدائی آپکی
بادشاہی سے ہے بڑھ کر آشنائی آپکی

اک نگہ میں زال دنیا چھین کر دل لے گئی
رہ گئی بیکار ہو کر دلربائی آپکی

مسلم بیچارہ قید عیسوی میں ہے پھنسا
یہ خدائی کفر کی ہے یا خدائی آپکی

حسن و احساں میں نہیں ہے آپ کا کوئی نظیر
آپ اندھا ہے جو کرتا ہے برائی آپکی

اس کا ہر ہر قول حجت ہے زمانہ بھر پہ آج
میرزا میں جلوہ گر ہے میرزائی آپکی

اخبار قادیان

زائرین مندرجہ ذیل احباب قادیان تشریف لائے۔

(۱) ۵ردسمبر۔ لاہور سے عبدالحی صاحب و مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری (صحابی سابق مینیجر ناصر آباد سٹیٹ سندھ) مع اہلیہ محترمہ عبدالرحمٰن صاحب (پسر بابا عطا محمد صاحب قادیان) ضلع لائلپور۔ امۃ العزیز صاحبہ و عزیز مطیع الرحمٰن حنیف (بنگال) قریشی عطاء الرحمٰن صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان)

(۲) ۸ردسمبر۔ ملک خورشید احمد صاحب (پسر مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب) از لاہور۔

(۳) ۱۰ردسمبر ربوہ سے فضل دین صاحب (سابق سکونت دارالسعۃ قادیان) عبدالعلی صاحب ننگلی و محمد اسلم صاحب (ولد ملک تاج دین صاحب آف کھارا) اور محترمہ امۃ المجید صاحبہ (اہلیہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ مغربی افریقہ۔ برادر زادی مولوی بشیر احمد صاحب ناگوری قادیان)

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے۔

(۱) ۵ردسمبر محترمہ اقبال بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر ظفر حسین صاحب راولپنڈی۔

(۲) ۷ردسمبر مکرم عبدالحی صاحب

ولادت: - صوفی غلام احمد صاحب قادیان کے ہاں ۹ر نومبر کو دکن میں بچہ پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو دراز عمر اور خادم دین بنائے۔

امتحان میں کامیابی: - نزہت آراء بیگم صاحبہ دختر مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت قادیان اور شریف احمد صاحب شاہجہانپوری نے نومبر ۵۷ء میں امتحان ادیب فاضل دیا تھا۔ خدا کے فضل سے دونوں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ ۱ ہاتھ اور ٹانگ پہلے ہی ماؤف تھے۔ اب دوبارہ حملہ کی وجہ سے چلنے پھرنے اور کھڑے ہونے سے معذور ہو گئے ہیں۔ احباب دعا صحت فرمائیں۔

لاہور۔ مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کا بازو ابھی تک بے حس ہے۔ احباب انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا فرما دیں۔

ربوہ مرزا صالح علی صاحب ابن مرزا اصغر علی صاحب مرحوم آف سندھ کی والدہ کی نعش سیالکوٹ سے ۱۸ کو ربوہ لائی گئی۔ اور دفن کی گئی۔

ڈنگہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی حضرت حافظ احمد دین صاحب کا انتقال ۱۸/۱۹ نومبر کی درمیانی شب کو پچاسی سال کی عمر میں ہوا۔ ان کی نعش ان کے لڑکے ڈاکٹر محمد دین صاحب ربوہ لائے اور ۲۰ر نومبر کو دس بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حافظ صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

جلسہ سالانہ پر آنیوالوں کی توجہ کیلئے۔ اس دفعہ سردی میں ابھی سے زیادہ شدت آگئی ہے اس لئے جلسہ سالانہ پر آنیوالے احباب پوری طرح بچاؤ کا سامان کر کے آئیں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان)

جلسہ سالانہ قادیان دار الامان

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء

رسید مژدہ کہ ایام نوبہار آمد
زمانہ را خبر از برگ و بار خود بکنم

قادیان دار الامان کا جلسہ سالانہ ہر سال روحانی موسم بہار بن کر مومنوں کے غنچۂ ایمان کو شگفتہ اور اعمال پژمردہ کی تمام شاخوں کو سرسبز و تازہ کرنے کے لئے آتا ہے۔ یہ شعائر اللہ میں سے ہے۔ یہ دنیا کی تمام مجالس اور محافل اور سیاسی قسم کی کانفرنسوں کی طرح نہیں ہے۔ یہ جلسۂ قادیان ہزارہا قسم کے نشانات اور برکاتِ الٰہیہ کو اپنے دامن میں لئے ہوئے آتا ہے۔

جماعت احمدیہ من حیث جماعت اُسی وقت تک اپنے مخصوص شعار کے ساتھ زندہ رہ سکتی ہے۔ جب تک کہ وہ اپنے اس روحانی مرکز کا احترام والہانہ اور عاشقانہ رنگ میں کرتی ہے قادیان کے اس اجتماع میں کیا کیا اور کس قدر روحانی فوائد ہیں۔ اُس وقت اُن تمام فوائد کو شمار میں لانا مقصود نہیں۔

صرف اُن تمام عاشقانِ احمدیت سے جنہوں نے ہر قسم کی قربانیاں کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات بخش تعلیم پر صدقِ دل کے ساتھ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور آپ کے خلفائے عظام کے مبارک ہاتھوں پر کیا ہے۔ یہ عرض ہے کہ اخلاص کے ساتھ اپنے عہد کے قدم کو آگے آگے بڑھاتے ہوئے اپنے روحانی مرکز میں آئیں۔ ہر قسم کے موانعات کو پرے ہٹاتے ہوئے جلسہ سالانہ کی شرکت کریں۔ بتوفیق الٰہی یہاں پہونچ کر آپ اپنے ایمان میں ازدیاد اور بشاشت محسوس کریں گے۔ آئیں اور گھٹنوں پر چل کر آئیں۔ مقامات مقدسہ کی خصوصاً بیت الدعا کی زیارت کریں۔ اس کے دروازے کو آپ لوگوں کے لئے ان دنوں اللہ تعالے نے اپنے رحیمانہ ہاتھوں سے کھول دیئے ہیں۔ ان دنوں روئے زمین پر وہ جائے نازہے جہاں پر خدا کے پیارے بندے نے خدا تعالے سے اور خدا تعالے نے اپنے محبوب بندے سے باتیں کی ہیں۔ اس جگہ پہونچ کر نوافل پڑھیں اور آستانۂ احمدیت پر گر کر احمدیت کی ترقی اور اس کی راہ سے ہر قسم کے موانعات کو ہٹانے کے لئے اور اپنے موعود خلیفہ و امام اور اس کے تمام اخوان و انصار کی درازیٔ عمر اور ان کی تمام دعاؤں کو قبول کئے جانے اور تمام سعیوں کو مشکور بنائے جانے کے لئے الحاح و زاری کے ساتھ دعائیں کریں۔

مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تمام احباب جماعت خود اس سے واقف ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور اس کے موعود جانشین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعتوں کے دوستوں کو بار بار قادیان آنے کی تاکید و تلقین فرمائی ہے۔ اور اس سے غفلت کے نتیجے میں ضیاعِ ایمان کے خطرہ سے آگاہ کیا ہے۔ پس تمام دوستوں کا فرض ہے کہ ان ہدایات پر گامزن ہوں۔

ذی استطاعت احباب مزید ثواب دارین حاصل کرنا چاہتے ہوں تو اپنے ساتھ اُن غیر مستطیع احمدیوں کو جو کہ بوجہ عسرت سامان قادیان کی زیارت سے محروم ہیں۔ ساتھ لائیں۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے ناصرانِ دین کے حق میں دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار اُو را اے خدائے قادرِ مطلق
کہ در ہر کار و بار او جنت شود پیدا

زیارت مقامات مقدسہ کے ساتھ علمائے سلسلہ کی فاضلانہ اور پُر معارف تقاریر سے بھی مستفیض ہوں۔ اور قادیان کے وہ درویش جنہوں نے دنیا کی تمام خواہشات اور لذات کو چھوڑ کر خونریز انقلاب کے زمانہ سے آج تک اپنے پیارے مرکز اور شعائر اللہ کی مقدس امانتوں کی حفاظت کے لئے دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ اور جنہوں نے پانچ صلوٰۃ فریضہ کے علاوہ ہر شب کو ایک اور نماز نفل باجماعت اپنے لئے لازم کرلیا ہے ان کو دیکھ کر آپ خوش ہوں اور وہ آپ لوگوں کو دیکھ کر اھلاً سہلاً اور مرحبا کہتے ہوئے معانقہ کریں اور عید جیسی خوشیاں مناتے ہوئے زبانِ حال سے کہیں

"عیداً لاقوامٍ لنا عیدان"

آپ دوستوں میں سے اکثر نے سابق قادیان کی نوربار اور اس کے بہار کی رونق و ساقی آبیاری کو دیکھا ہوگا۔ اب اس کے آشیانے کے لٹ جانے کے بعد مسیح وقت کے ہاتھوں کے بنائے پرندوں نے اس کے بکھرے ہوئے چند تنکوں کو اکٹھا کر کے پھر آشیانہ بنایا ہے اور اس میں بیٹھ کر حمد الٰہی کا نغمہ سنا رہے ہیں۔ اس کو بھی سنیں اور دیکھیں اور اللہ تعالے کا ہزار ہزار شکریہ ادا کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حُسن احسان کے نظیر وجود باجود کے لئے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالے اس آئینہ رحمت کو ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔

خدائے تعالے کے پیارے بندے نے جس کو خدائے تعالے نے بمنزلہ اپنی توحید و تفرید کے پیار کیا ہے۔ قادیان کے مقدس جلسہ کی بنیاد رکھی ہے۔ ہزار انقلاب آئیں۔ لاکھ مردود مہجور ہوں بتائید الٰہی قادیان کا یہ جلسہ سالانہ رہتی دنیا تک ہوتا ہی رہے گا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو کہ اس کے تعمیری کاموں کے مزدور بنیں اور اللہ تعالے کے اجور حاصل کریں ؎

چہ گویم با تو گر آئی بہار قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

خاکسار خلیل احمد
(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

چند سوالات کے جواب

شیر عالم صاحب موضع ٹھٹھہ بھٹیاں ڈاک خانہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے حضور چند سوالات کئے ہیں۔ وہ سوالات اور حضور کی طرف سے ان کے جوابات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

سوالات

۱۔ حضور انور کا عقیدہ کیا ہے۔ حضرت جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کیا سمجھتے ہیں؟

۲۔ حضرت مرزا صاحب کو آپ کیا مانتے ہیں۔ آخری نبی ہیں یا نہیں؟

۳۔ نبوت کو آپ کیا مانتے ہیں؟

۴۔ حضرت مرزا صاحب کے دنیا میں قدم رنجہ فرمانے کی کیا غرض تھی؟

جوابات

۱۔ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تمام انبیاء سب نبیوں کا سردار اور آخری شریعت لانے والا قیامت تک کا مطاع مانتا ہوں۔

۲۔ آخری نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی ہیں مرزا صاحب الگ نبی نہیں کہ آخری نبی کہلا سکیں۔

۳۔ نبوت کو نبوت مانتا ہوں۔

۴۔ خدا تعالے کا حکم پہنچانا اور شریعت محمدی کا احیاء۔

اہالیانِ قادیان کے تحریک جدید کے وعدے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے اعلان پر تحریک جدید کے نئے سال پر مبلغ سوا چھبیس سو روپے ۲۶۲۵ کے اس وقت دسمبر سے وصول ہو چکے ہیں اور کچھ وصولی بھی ہو چکی ہے۔ باہر کی جماعتیں بھی خاص طور پر توجہ فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

اعلان معافی

نادر احمد صاحب حال مقیم جمشید پور کو کچھ عرصہ قبل بعض نامناسب افعال کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب ان کی درخواست معافی پر جس میں انہوں نے غلطیوں کا اعتراف اور اظہار ندامت کیا اور آئندہ اجتناب کا وعدہ کیا، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی منظوری سے بعض شرائط پر معاف کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

دعائے صحت۔ اللہ تعالے کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہماری جانیں بچ گئیں۔ قدرت نے ہمیں بچانے کے لئے حادثہ کے عین وقت ایک موڑ کا پیچ دیا جس میں فرشتہ تصلت انسان سفر کر رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ہماری چیخ و پکار سنی اور ہمیں بس سے باہر نکالا۔ صبح کا وقت تھا اس لئے ہم نے بس کی کھڑکیاں بند کی ہوئی تھیں اور قروٹ کی سیٹیوں کے نیچے دب گئے ہوئے تھے۔ جب ہم باہر نکلے تو ہم بے ہوش تھے۔ انہوں نے ہمیں دوائی کی ایک ایک خوراک پلائی جس سے ہم ہوش میں آگئے۔ اس کے بعد انہوں نے ہمیں ٹرکوں میں بٹھا کر ہسپتال بھجوا دیا۔ اب ہم روبصحت ہو رہے ہیں۔ احباب دعا برائے صحت فرمائیں۔ محمد یوسف سیکرٹری تبلیغ

غریبوں کی امداد کا خاص موسم

اشتراکیت کے مقابلہ کا عملی طریق

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

سردی کا موسم بڑی سرعت کے ساتھ آرہا ہے۔ اور ہوا کی خنکی غریبوں کے لئے کئی قسم کی مشکلات اور تکالیف کا سامان پیدا کر رہی ہے۔ اس موسم میں مفلس طبقہ کی ضروریات میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلے تو گرم کپڑوں اور گرم بستر کی ضرورت اپنا احساس کرانا شروع کرتی ہے کیونکہ گرمیوں کا نیم برہنہ جسم اور بے لحاف کی چارپائی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے کافی نہیں ہوتی۔ اس کے ساتھ ہی غریبوں کو اپنے شکستہ جھونپڑوں کی مرمت کی فکر لاحق ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ تاکہ ہوا کے رخنوں کو بند کر کے اپنے بیوی بچوں اور خود اپنے آپ کو موسم کی تکلیف دہ اور نقصان رساں شدت سے محفوظ رکھ سکیں۔ پھر بیماریوں کے لحاظ سے بھی یہ موسم خاص احتیاط کا موسم ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں کئی بیماریاں زیادہ زور پکڑ جاتی ہیں۔ جن کے علاج معالجہ کی طرف زیادہ توجہ دینی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ بدن کی طاقت کو برقرار رکھنے کے لئے اس موسم میں خوراک بھی کسی قدر بہتر رکھنی ضروری ہوتی ہے۔ الغرض یہ موسم کئی لحاظ سے غریبوں کی ضروریات کو بڑھا دیتا ہے۔ لیکن چونکہ ان کے وسائل ان ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے متکفی نہیں ہوتے۔ اس لئے یا تو غرباء کا ایک طبقہ ناقابل برداشت مصیبتوں میں مبتلا ہو کر موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ اور یا اپنی صحت کو برباد کر کے بیماری اور تلخی کی زندگی اختیار کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں باتیں اس جماعت کے لئے نہایت درجہ قابل شرم ہوتی ہیں۔ جس کی طرف ایسا طبقہ منسوب ہوتا ہے۔

مگر اس قسم کے حالات کا سب سے بڑا نقصان اخلاقی اور دینی میدان سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ ان حالات میں بعض غریب افراد جو خدائی نظام کی حقیقت اور انسانی جدوجہد کے گہرے فلسفہ کو نہیں سمجھتے۔ وہ ایک طرف نعوذ باللہ خدا سے شاکی اور دوسری طرف سوسائٹی کے خوشحال طبقہ کے متعلق ناشکری کے جذبات میں مبتلا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ خدا نے ایک طبقہ کو اتنا امیر بنا کر دیا ہے کہ اپنی دولت کو سنبھالنا مشکل ہے۔ اور دوسرے طبقہ کو اتنا غریب بنا کر وہ اپنا پیٹ پالنے اور اپنا تن ڈھانکنے تک سے بھی معذور ہے۔ دنیا میں یہ کیا نظام قائم کیا ہے۔ اور پھر ان لوگوں میں سے ایک حصہ جو زیادہ غور و فکر کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس زمانہ کے سب سے بڑے فتنہ یعنی اشتراکیت اور کمیونزم کی طرف جھک جاتا ہے۔ جہاں اُسے بظاہر پیٹ پالنے اور تن ڈھانکنے اور سر چھپانے کی عام دعوت ملتی ہے۔ حالانکہ اگر دنیا میں صحیح طریق پر اسلامی نظام قائم کیا جائے اور دولت کو مناسب طریق پر سمونے کی اس مشینری کو برسر کار لایا جائے۔ جو اسلام نے قائم کی ہے۔ تو ایک طرف انفرادی جائداد پیدا کرنے اور انفرادی جدوجہد کا کمانے کا رستہ بھی کھلا رہتا ہے اور دوسری طرف زکوٰۃ اور صدقات اور تقسیم ورثہ اور بندش سود وغیرہ کے ذریعہ ملکی دولت چند ہاتھوں میں جمع ہونے سے بھی رکی رہتی ہے اور امیروں کی دولت کا ایک حصہ لازماً کٹ کٹ کر غریبوں کو پہنچتا رہتا ہے۔ یقیناً اس زمانہ میں اشتراکیت کے فتنہ کو ہوا دینے والی سب سے بڑی چیز یہی ناگوار منظر ہے۔ کہ ایک طبقہ تو گویا دولت میں لوٹتا ہوا نظر آتا ہے۔ اور دوسرا طبقہ اپنا پیٹ بھرنے اور بدن ڈھانکنے تک سے معذور ہے۔ کم از کم ہماری جماعت کو یہ سبق ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم اشتراکیت کا مقابلہ صرف چند فلسفیانہ باتوں کے ذریعہ نہیں کر سکتے بلکہ اس پر عملی نظام کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔ جو ہمارا پیارا مذہب اسلام دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے جو ہر دو قسم کی انتہاؤں یعنی سرمایہ داری اور اشتراکیت سے بچ کر ایک وسطی طریق پر گامزن ہوتا ہے۔ اور ایک طرف افراد کے ذاتی حقوق اور ان کی ذاتی جدوجہد کو قائم رکھتا ہے۔ اور دوسری طرف خوشحال طبقہ کی دولت میں غریبوں کو سائل کے طور پر نہیں بلکہ حق دار کے طور پر حصہ دار بناتا ہے۔

بہرحال اب سردی کا موسم شروع ہے اور جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ اس موسم میں غریبوں کی ضروریات میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ جسے وہ اپنی محدود آمد سے پورا نہیں کر سکتے۔ پس جماعت کے خوشحال طبقہ کا فرض ہے کہ حسب فرمان الٰہی اپنے اموال کا ایک حصہ اپنے غریب بھائیوں کی امداد میں خرچ کریں۔ یہ امداد زیادہ تر مقامی ہونی چاہیئے۔ اور ہر فرد و دوست کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ماحول میں نظر ڈال کر اپنے غریب ہمسایوں کی امداد کو پہنچے۔ جو غریب ہمسائے موسم سرما کے کپڑوں سے محروم ہوں۔ انہیں حسب استطاعت سردی کے کپڑے مہیا کئے جائیں۔ ورنہ غریبوں کے لئے مستعمل کپڑے بھی ایک نعمت ہوتے ہیں۔ جن غریب ہمسایوں کے پاس سردی کے موسم کے لحاظ سے لحاف وغیرہ نہ ہوں۔ انہیں لحاف مہیا کئے جائیں۔ اگر کسی غریب کا مکان شکستہ ہے۔ اور ٹھنڈی ہوا کے رخنوں کو روکنے کے قابل نہیں۔ تو اسے مناسب امداد دے کر مکان درست کرا دیا جائے۔ اگر کوئی غریب بیمار ہے تو علاج کا انتظام کرا دیا جائے۔ یا دوائی کے لئے کچھ نقد امداد کر دی جائے وغیرہ وغیرہ اور گو الاقرب فالاقرب کا اصول بہرحال مسلّم ہے۔ مگر عمومی رنگ میں امداد بلا لحاظ فرقہ و مذہب ہونی چاہیئے۔ جس رب العالمین خدا نے جانوروں تک کی خدمت کو بھاری ثواب قرار دیا ہے۔ وہ یقیناً غربت اور تنگ حالی کے ماحول میں فرقہ اور مذہب کی حد بندی کو پسند نہیں فرماتا۔ اور حقیقۃً یہی وہ مؤثر طریق ہے جس سے ہم ملک و قوم میں اشتراکیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کا عملی مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور اس میں غلطی خوردہ مخالفین میں نیک اثر پیدا کرنے کا بھی بہترین ذریعہ ہے۔

اسی طرح چونکہ مرکز سلسلہ میں بھی ہمیشہ غرباء کا ایک معتدبہ طبقہ موجود رہتا ہے۔ اور مرکز کا اثر ساری جماعت پر پڑتا ہے۔ اس لئے اپنے صدقات کا کچھ حصہ مرکز میں بھی آنا چاہیئے۔ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ جس طرح مرکز کی نیکی کا اثر تمام شاخوں پر پڑتا ہے۔ اسی طرح اگر مرکز میں کوئی خرابی یا بے چینی ہو۔ تو وہ بھی لازماً تمام جماعت پر اثر ڈالتی ہے۔ کیونکہ مرکز دل کے حکم میں ہے جس کے متعلق ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

واذا فسدت فسد الجسد کلہ
واذا صلحت صلح الجسد کلہ والا وھی القلب

والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۰؍نومبر ۱۹۵۴ء۔

حضور کی دعاؤں کے خواہشمند توجہ فرمائیں

یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ جماعت ہائے ہند نے ہفتہ وصولی چندہ منانے کی کوشش کی ہے۔ جن احباب نے خاص طور پر تعاون کرتے ہوئے وصولی کی ہے اور جن احباب نے چھ ماہ کے سو فی صدی چندے ادا کئے ہیں خاص طور پر ان کے اسماء دعا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھیج دیئے گئے۔ جن کے نام اب موصول ہوں گے ان کے بھی بھیج دیئے جائیں گے۔

جو احباب آخر دسمبر تک کے چندے یعنی لازمی اور تحریک جدید و جلسہ سالانہ سو فی صدی ادا کریں گے اور جو ذمہ دار احباب اس بارہ میں کوشش فرمائیں گے ان سب کے نام خاص طور پر دعا کے لئے ۲۰؍جنوری ۱۹۵۵ء کو حضور کی خدمت میں بھیجے جائیں گے۔

ناظر بیت المال و وکیل المال قادیان

امداد سیلاب زدگان جماعت احمدیہ کلکتہ

جماعت احمدیہ کلکتہ کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں مورخہ ۱۴؍۹؍۵۴ مشورہ کیا گیا۔ سیلاب زدگان کی امداد کے متعلق بعد مشورہ طے پایا کہ حکومت بنگال کی زیر نگرانی قائم ہونے والی ریلیف کمیٹی میں کچھ رقم دی جائے۔ اس فیصلہ کی روشنی میں مکرم مولانا محمد سلیم صاحب نے بہت ہی عمدہ اور راثر انداز پیرایہ میں دوستوں کو حسب توفیق چندہ دینے کی تحریک فرمائی۔ بعد نماز جمعہ خاکسار نے دوستوں سے وعدے لکھوائے اور روپیہ وصول کیا۔ اور مورخہ ۲۳؍۹؍۵۴ مذکورہ ریلیف کمیٹی کے دفتر میں جا کر اور اس کے مہتمم اور کانگریس کے جنرل سیکرٹری سے ملے اور مبلغ ۴۴۳ روپے نقد جماعت احمدیہ کی طرف سے بطور رسید ان کے حوالے کئے۔ مکرم الحاج مولانا محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے سیکرٹری صاحب موصوف اور دیگر حاضر الوقت احباب کو جماعت احمدیہ سے روشناس کرایا۔ اور مناسب رنگ میں تبلیغ کی۔ مکرم جناب امیر صاحب بھی موقع پر موجود تھے۔

سیکرٹری صاحب موصوف نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ اور جماعت احمدیہ کے شکر گزار ہوئے۔

خاکسار سید بدر الدین عفی عنہ سیکرٹری امور عامہ
۱۳۔ ایل۔ سی روڈ کلکتہ۔ ۱۷

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے زبردست کام کی بنیاد رکھی گئی ہے

جو قوم دین کی مدد کے لئے کھڑی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اُس کی مدد تو کرتا ہے مگر اس مدد سے پہلے اُسے قربانی کرنی پڑتی ہے

تحریک جدید (دفتر اول) کے اکیسویں اور دوم کے گیارھویں سال کے آغاز کا اعلان

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۶ نومبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ
خطبہ نویس:- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

آج تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کا دن ہے تحریک جدید کے پہلے سال کا اعلان ۱۹۳۴ء میں ہوا تھا۔ اور اب ۱۹۵۴ء میں اس پر بیس سال گذر چکے ہیں اور آج اکیسویں سال کا اعلان ہو رہا ہے۔

اکیسواں سال انسانی زندگی میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ فقہاء نے بھی اس سال کو خاص اہمیت دی ہے۔ اور بہت سے دنیوی قانون بنانے والوں نے بھی اسے خاص اہمیت والا قرار دیا ہے۔ انہوں نے اسے بلوغت کی عمر قرار دیا ہے۔ گویا تحریک جدید اب بلوغت کو پہنچنے والی ہے۔ اور جہاں تک اس کے کام کا سوال ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے لقینی طور پر اس کے ذریعہ

تبلیغ اسلام کی زبردست بنیاد

رکھی گئی ہے۔ جب یہ تحریک شروع ہوئی۔ اس وقت ہمارے مبلغین کی تعداد نہایت محدود تھی۔ چند مبلغ افریقہ میں تھے۔ ایک مبلغ امریکہ میں تھا۔ اور شاید تین مبلغ انڈونیشیا میں تھے۔ باقی ممالک مبلغین سے خالی تھے۔ لیکن اب مرکز کی طرف سے بھیجے گئے مبلغین اور بیرون ممالک کے لوکل مبلغین کو ملایا جائے۔ تو غالباً ان کی تعداد سو سے بھی بڑھ جائیگی۔ ملکوں اور شہروں کے لحاظ سے یہ ترقی اور بھی حیرت انگیز اور وسیع ہے۔ تحریک جدید سے پہلے یورپ میں صرف ایک مشن تھا۔ لیکن اب پانچ مشن قائم ہیں۔ ایک مشن سپین میں ہے۔ ایک مشن سوئٹزرلینڈ میں ہے ایک مشن جرمنی میں ہے۔ ایک مشن ہالینڈ میں ہے۔ اور ایک مشن انگلینڈ میں ہے۔ اور اب ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو سویڈن میں بھی ایک مشن قائم کر دیا جائیگا۔ ہمارے

ایک ڈچ نوجوان

جو کچھ عرصہ ہوا احمدی ہوئے تھے اس وقت سویڈن میں ہیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو اس مقصد کے لئے پیش کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ میں کچھ عرصہ تک مرکز میں رہ کر دینی تعلیم حاصل کروں گا۔ اور اس کے بعد سویڈن میں احمدیت اور اسلام کی تبلیغ کروں گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آہستہ آہستہ یورپ کے بعض اور ممالک میں بھی مشن قائم ہو جائیں گے۔ فرانس بھی نہایت اہم ملک ہے۔ لیکن ابھی وہ خالی پڑا ہے۔ وہاں کوئی مبلغ نہیں۔ اٹلی بھی نہایت اہم ملک ہے۔ لیکن ابھی وہ بھی خالی پڑا ہے۔ وہاں بھی ہمارا کوئی مبلغ نہیں۔ یہ دونوں ممالک مغربی یورپ کے نہایت اہم ممالک ہیں۔ اور ان دونوں کے بغیر مغربی یورپ کی تبلیغ کو مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ سویڈن میں نیا مشن قائم ہو جانے کے بعد ہم سمجھیں گے کہ سکنڈے نیوین ممالک یعنی ممالک سویڈن اور ناروے میں ایک حد تک تبلیغ کا کام کیا جا سکے گا۔ اور ان ممالک کے رہنے والے نیم جرمنی نسل سے ہیں۔ یہ بہت حد تک جرمنی تہذیب سے تعلق رکھتے ہیں۔ یورپ کے بعض ممالک کے باشندے اٹالین نسل سے ہیں۔ مثلاً اٹلی ہے۔ سپین ہے۔ فرانس ہے۔ بعض ممالک کے باشندے جرمنی کی ابتدائی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً سویڈن ہے۔ ڈنمارک ہے۔ ناروے ہے۔ ہالینڈ ہے۔ بلجیم ہے (بلجیم کا آدھا حصہ جرمنی کے زیر اثر ہے۔ اور آدھا حصہ فرانس کے زیر اثر ہے) مشرق میں جا کر سلیو (SLAV) نسلوں کا زور ہے ان میں منگل بھی ہیں۔ مثلاً ہنگری ہے۔ پولینڈ ہے۔ فن لینڈ ہے۔ ان ممالک میں منگل قوم کا کچھ حصہ بس گیا ہے۔ یوگوسلاویہ بلغاریہ رومانیہ اور روس سب سلیو نسل سے ہیں۔ یونان بھی درحقیقت اٹلی کے اثر کے نیچے ہے۔ سینکڑوں سال تک اٹالین خاندان یونان پر حکمران رہے۔ تیمور جن کی اسلام سے جنگ ہوئی اٹالین نسل سے ہی تھا۔ اس سے پہلے یونانی تہذیب الگ تھی۔ لیکن بعد میں اٹلی کے اثر کے نیچے آگئی۔ غرض

یورپ کی تین بڑی بڑی نسلوں میں سے دو نسلوں کی طرف ابھی ہم نے توجہ کی ہے۔ اگرچہ ان میں سے بھی ایک نسل کی طرف ہماری توجہ نامکمل ہی ہے۔ اور وہ اٹالین نسل ہے۔ اٹلی بھی خالی پڑا ہے۔ فرانس بھی خالی پڑا ہے۔ صرف سپین میں ہمارا ایک مبلغ ہے۔ جرمن نسل سے جو ممالک ہیں۔ ان میں سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی۔ ہالینڈ اور انگلینڈ بھی شامل ہیں یہ نسل کچھ زیادہ فرنا رہ سے آئی ہے۔ جو جرمن نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ اور پھر خدائی تصرف کے ماتحت انگلستان کا موجودہ حکمران خاندان بھی جرمن نسل سے ہے۔ بلجیم کا نصف حصہ جرمنی کے زیر اثر ہے۔ اور نصف حصہ فرانسیسی نسل کے زیر اثر ہے۔

بہرحال جب تحریک جدید شروع ہوئی۔ تو یورپ میں ہمارا

صرف ایک مشن تھا

جو انگلستان میں تھا۔ لیکن تحریک جدید کے ذریعہ اب سپین۔ ہالینڈ۔ جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں بھی مشن قائم ہو گئے ہیں۔ ہالینڈ میں مسجد بھی تعمیر ہو رہی ہے۔ بعد میں جرمنی میں بھی مسجد تعمیر کی جائے گی۔ جرمنی میں جو نسل آباد ہے وہی نسل سوئٹزرلینڈ کے ایک حصہ میں بھی آباد ہے اور زیادہ تر احمدی اسی حصہ میں ہو رہے ہیں سو اگر تحریک جدید کے کام کو دیکھا جائے۔ تو تبلیغ کا کام اب پہلے سے پانچ گنا بڑھ گیا ہے اگر ہم تین مشن اور کھولیں۔ تو کم از کم دو تہذیبوں کے ممالک میں ہمارے مشن قائم ہو جائیں گے سلیو SLAV نسل روسی اثر کے نیچے ہے۔ اور فی الحال وہاں مشن قائم کرنا مشکل کام ہے امریکہ میں ہمارا مشن تحریک جدید کے شروع ہونے سے پہلے کا ہے۔ لیکن تبلیغی کام اور وسیع ہو گیا ہے۔ پہلے صرف ایک جگہ پر مشن قائم تھا۔ اور وہ بھی نہایت محدود حالت میں تھا۔ جماعت تو کسی زمانہ میں موجودہ حالت سے بھی کئی گنا زیادہ تھی لیکن وہ زیادہ منظم نہیں تھی۔ چندہ نہیں دیتی تھی۔ اور اپنا بوجھ خود اُٹھانے کے قابل نہیں تھی اب چار جگہوں پر ہمارے مشن ہیں اور ان میں پاکستانی مبلغ کام کر رہے ہیں۔ پھر کئی جگہوں پر بعض مقامی لوگ تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے بعض لوگ خوب جوشیلے ہیں جن کے

اخلاص اور جوش

کو دیکھ کر طبیعت خوشی اور فرحت محسوس کرتی ہے۔ اس وقت تک زیادہ تر لوگ نیگروز یعنی حبشی اقوام سے احمدی ہوتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے نیگروز اور وائٹ میں کوئی فرق نہیں۔ جب اس نے نیگروز بھی پیدا کئے ہیں۔ تو اگر وہ نیگروز کو بھی چاہتا ہے۔ اور وائٹ میں کو بھی چاہتا ہے۔ وہ کسی خاص رنگ سے محبت نہیں کرتا۔ وہ چاہتا ہے کہ ہر رنگ کے انسان ہدایت پائیں۔ نیگروز بھی ہوں سفید رنگ کے بھی ہوں اور درمیانہ رنگ کے بھی ہوں۔ اب سفید اقوام سے بھی بعض لوگ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ تعداد میں بہت تھوڑے ہیں۔ لیکن بہرحال معلوم ہوتا ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی رَو چلائی جا رہی ہے۔ کہ کوئی تعجب نہیں۔ کہ کچھ عرصہ تک ان اقوام میں بھی احمدیت پھیل جائے۔ اب امریکن احمدیوں میں تنظیم پہلے سے زیادہ ہے۔ وہ چندہ بھی دیتے ہیں۔ ان کی اپنی اپنی انجمنیں ہیں۔ اور وہ تبلیغ کے سیکرٹری بھی ہیں۔ غرض وہ آہستہ آہستہ اپنا کام سنبھالتے جا رہے ہیں۔ وہاں چونکہ اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ مثلاً کرایہ بہت زیادہ ہے۔ یہاں اگر ایک اچھا مکان پچاس روپیہ ماہوار کرایہ پر مل جاتا ہے۔ تو وہاں معمولی مکانات کا کرایہ پانچ پانچ چھ چھ سو روپیہ ہے۔ اور یہ سب اخراجات وہ خود اُٹھاتے ہیں۔ اور یہ ان کی بڑی بھاری قربانی ہوتی ہے۔

انڈونیشیا میں

بھی ہماری تبلیغ تحریک جدید کے شروع ہونے سے پہلے جاری تھی۔ لیکن اس وقت وہاں صرف دو تین مبلغ تھے۔ اب ایک درجن کے قریب مرکزی مبلغ وہاں کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح پہلے وہاں جماعتی چندوں کا حساب نہیں رکھا جاتا تھا۔ لوگ چندہ دیتے تھے۔ لیکن نظام کے ماتحت نہیں دیتے تھے۔ اب تحریک جدید کے ذریعہ جماعت نظام کے ماتحت آگئی ہے۔ اور اس وقت ان کے چندے تحریک جدید اور عام چندہ ملا کر تین لاکھ روپیہ سالانہ کے قریب ہو جاتے ہیں۔ گو ان کا روپیہ پاکستان کے روپیہ کی نسبت بہت کم قیمت کا ہوتا ہے۔ پھر وہاں باقاعدہ سالانہ کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ اب ان کی توجہ سکول کھولنے کی طرف بھی پھری ہے۔ اب یہ تجویز کی گئی ہے۔

کہ وہاں ایک تبلیغی مدرسہ قائم کیا جائے۔ جس میں مبلغین تیار کئے جائیں۔ ان میں سے جو مبلغین اچھے ہوں آئندہ صرف وہی یہاں آیا کریں۔ دوسرے نہ آیا کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بیدار ہے۔ اور پچھلی جنگ میں اس نے تحریک آزادی کے سلسلہ میں بہت عمدہ کام کیا ہے۔ ہمارے پاکستانی مبلغین نے بھی مقامی لوگوں کے اس حد تک اتحاد کر کے کام کیا۔ ان میں سے بعض کو کئی کئی ماہ تک قید رکھا گیا۔ اور بعض مارے گئے۔ اس لئے انڈونیشین لوگ پاکستانیوں کی طرح احمدیوں سے زیادہ تعصب نہیں رکھتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ

تحریک آزادی

کے سلسلہ میں جو کام دوسروں نے کیا وہی کام انہوں نے بھی کیا ہے۔

افریقہ میں بھی تحریک جدید شروع ہونے سے پہلے ہمارا مشن قائم تھا۔ لیکن اب وہاں مبلغین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس وقت وہاں ایک کالج بھی جاری کیا جا چکا ہے۔ اور جماعت کی طرف سے مسلمانوں کا پہلا اور واحد اخبار "ٹروتھ" نکالا جا رہا ہے۔ اب گولڈ کوسٹ سے بھی ایک اخبار جاری کرنے کا ارادہ ہے۔ دو گریجوایٹ نوجوان جرنلزم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ اپنے اپنے علاقہ میں اس کام کو سنبھال لیں گے۔ تا اس کے ذریعہ وہاں کے مسلمانوں کے اندر بھی بیداری پیدا کی جائے۔

عجیب بات ہے کہ جہاں پاکستان میں ایک احمدی اس علاقہ سے بھی جہاں ۹۰ فیصدی احمدی ووٹ ہیں جیت نہیں سکتا۔ کیونکہ دوسرے امیدوار اس کے مقابل پر اکٹھے ہو کر ایک کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ وہاں مغربی افریقہ میں جہاں پاکستان کی نسبت احمدیوں کی تعداد بہت کم ہے۔ بعض احمدی

مقامی لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر

منتخب ہو گئے ہیں۔ چنانچہ دو احمدی گولڈ کوسٹ کی کونسل میں منتخب ہو گئے ہیں۔ اور ایک احمدی نائیجیریا میں منتخب ہوا ہے۔ گویا جہاں پاکستان میں ایک احمدی بھی اسمبلی میں نہیں جا سکتا۔ وہاں مغربی افریقہ میں ایک ملک میں ایک اور دوسرے ملک میں دو احمدی دوست اسمبلی میں چلے گئے ہیں۔ پھر یہاں یہ بات ہے کہ کوئی احمدی پہلے سے اتفاقی طور پر مسلم لیگ میں داخل ہو گیا ہو تو خیر ورنہ پوری کوشش کی جاتی ہے۔ کہ کوئی احمدی مسلم لیگ میں داخل نہ ہو۔ لیکن وہاں مرکزی کمیٹی میں بھی احمدی شامل ہیں۔ اور جب گورنمنٹ کے پاس کوئی وفد بھیجا جاتا ہے۔ تو وہ اکثر کسی نہ کسی احمدی کو اپنا سپوکس مین Spokesman مقرر کرتے ہیں

اب گورنمنٹ نے تعلیمی لحاظ سے بعض علاقے مختلف انجمنوں کے سپرد کئے ہیں۔ کہ اگر تم کام کرنا چاہتے ہو تو کرو۔ ایک علاقہ احمدیوں کے سپرد بھی کیا گیا

اور وہاں چند سکول کھولنے کے سلسلے میں حکومت نے امداد دی ہے۔ اور کہا ہے کہ آئندہ بھی تعلیم کے سلسلہ میں مدد دی جایا کرے گی۔ اللہ تعالیٰ چاہے اور وہاں جماعتی نظام مکمل ہو جائے۔ تو کچھ عرصہ کے بعد اس میں اور بھی ترقی ہو جائے گی۔ کیونکہ وہاں کے مبلغین نے عقل سے کام لیا ہے۔ اور

تبلیغ کے ساتھ ساتھ

ملک کے فائدہ کو بھی مدنظر رکھا ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ احمدی انگریزوں کے خوشامدی ہیں۔ اب مغربی افریقہ کے تینوں ممالک میں جہاں ہمارے مشن قائم ہیں۔ انگریزوں کی ہی حکومت ہے۔ لیکن وہاں قومی تحریک میں احمدی پیش پیش ہیں۔ بلکہ ایک ملک میں تو قومی تحریک کی مرکزی کمیٹی میں ہمارے مبلغ کو سیکرٹری بنا دیا گیا ہے۔ اور ایک اجلاس میں اسے صدر مقرر کیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ پنجابی ہے۔ افریقہ کا رہنے والا نہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہم پر انگریزوں کے ایجنٹ ہونے کا جو الزام لگایا جاتا ہے وہ بالکل غلط ہے اگر اس سے ان ممالک میں ہمیں ایجنٹ بنانے کی ضرورت نہیں۔ تو اسے ہمیں یہاں ایجنٹ بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہاں احمدی قومی تحریکوں میں شامل ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے ملک کی خاطر بہت کام کیا ہے۔ اور ملکی تحریکوں میں لیڈر بھی بنے ہیں۔ اور مقامی لوگوں سے انہوں نے ہر قسم کی ہمدردی کی ہے۔

ابھی حال ہی میں

عراق کے ایک اخبار

کے ایک ایڈیٹر نے ایک مضمون شائع کیا ہے اس میں اس نے لکھا ہے۔ کہ کسی غیر ملکی سفارت خانے کی طرف سے اسے کہا گیا کہ وہ احمدیوں کے خلاف مضامین لکھے۔ اور یہ ان دنوں کی بات ہے۔ کہ جب فلسطین کے بارہ میں امام جماعت احمدیہ کی طرف سے دو مضامین شائع ہوئے تھے۔ اس وقت میں نے کہا کہ میں یہ غداری نہیں کر سکتا۔ اس پر مجھے کہا گیا۔ کہ تمہیں پیسے نہیں ملیں گے۔ میں نے کہا۔ تم اپنے پیسے اپنے گھر رکھو۔ میں اس کام سے بیزار ہوں۔

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہم انگریزوں کے ایجنٹ نہیں۔ بلکہ وہ ہمیں پوری طرح کچلنے کیلئے تیار ہیں۔ یہ دو مثالیں نہایت واضح ہیں۔ کہ مغربی افریقہ کے تین ممالک میں جہاں انگریزوں کی حکومت ہے۔ احمدی تحریک آزادی میں پیش پیش ہیں۔ بلکہ ان میں ہمارے مبلغ بھی حصہ لے رہے ہیں۔ اور وہ نہایت ذمہ داری کے عہدوں پر مقرر ہیں۔ اب بھی انگریزوں نے ایک علاقہ کے بادشاہ کو تحریک آزادی کی وجہ سے باہر نکال دیا تو اسے بحال کرانے کے لئے جو وفد حکومت سے ملنے کے لئے گیا اس میں بھی ایک احمدی کو شامل کیا گیا۔ غرض یہ سب واقعات

بتا رہے ہیں۔ کہ مخالفین کی طرف سے جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم انگریزوں کے ایجنٹ ہیں بالکل غلط ہے۔ جہاں بھی ہمارے مبلغ گئے ہیں۔ وہاں انہوں نے

مقامی لوگوں کی خدمات

کی ہیں۔ اور وہ ان سے متاثر ہیں مغربی افریقہ کے تین ممالک میں جن میں ہمارے مشن قائم ہیں۔ ان کی ترقی اور بہبودی کے لئے احمدیوں نے بڑی کوشش کی ہے پچھلے دنوں گولڈ کوسٹ کے وزیراعظم نے جو احمدیہ مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں گیا۔ اور پھر اس نے ہمارے کالج کا معائنہ بھی کیا۔ کہا مجھے یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ احمدی ہمارے ملک کی ترقی اور بہبودی کیلئے اس قدر کوشاں ہیں۔ مجھے پہلے شبہ تھا۔ کہ شاندار کام کے متعلق مبالغہ کیا جاتا ہے۔ لیکن اپنی آنکھوں سے ان کا کام دیکھ کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے ہمارے ملک کی ترقی کے لئے شاندار کام کیا ہے۔

ان ممالک میں زبان اور تمدن اور مذہب کی وجہ سے مبلغین کو بہت سی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ مسلمان بہت کمزور ہیں۔ پھر عیسائیوں کو حکومت مدد دے رہی ہے۔ اس قسم کے حالات میں مسلمانوں کو آگے لے جانا بڑا مشکل ہے

مشرقی افریقہ میں

بھی نئے مشن قائم ہوئے ہیں۔ مجھے یقین نہیں۔ کہ تحریک جدید کے شروع ہونے سے پہلے وہاں مشن قائم کیا جا چکا تھا۔ بہرحال اگر تھا بھی تو پہلے صرف ایک مبلغ وہاں کام کر رہا تھا۔ اور اب نو دس مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اور مقامی لوگوں میں بھی احمدیت پھیل رہی ہے۔ مدارس کھولنے کی بھی تحریک ہو رہی ہے۔ جماعت کے کام کو دوسرے لوگ اچھی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔

مشرقی افریقہ کے پاس ایک جزیرہ زنجبار ہے۔ جس میں خوارج کی حکومت ہے۔ لیکن زیادہ تر عرب آباد ہیں۔ کچھ متعصب مولوی بھی وہاں پائے جاتے ہیں۔ وہاں ریڈیو پر تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا۔ جس میں احمدیت کی مخالفت کی جاتی تھی۔ اس پر ہمارے دوست حکومت کے ذمہ دار لوگوں کے پاس گئے۔ انہوں نے ان کے سامنے قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ پیش کیا۔ اور بتایا کہ ہم نے یہ کام کیا ہے۔ یہ مولوی جو ہمارے خلاف شور مچا رہے ہیں بتائیں۔ کہ انہوں نے گزشتہ پانچ سو سال میں اسلام کی کیا خدمت کی ہے۔ اس پر حکومت کے ان ذمہ دار لوگوں نے جماعت کی مساعی کی تعریف کی۔ اور کہا ہم ریڈیو والوں کو ہدایت کریں گے۔ کہ وہ اس قسم کی تقاریر نشر نہ کریں۔ اچھا کام کرنے والوں کے خلاف کچھ کہنا ہمارے اصول کے خلاف ہے۔ پھر افسروں نے

پرائیویٹ طور پر اور ریڈیو پر بھی معذرت کا اظہار کیا۔

پھر

سیلون برما اور ملایا

میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے نئے مشن کھولے گئے ہیں۔ اب کوشش کی جا رہی ہے کہ ملایا کے دارالحکومت سنگاپور میں بھی مشن قائم کیا جائے۔ وہاں مسلمانوں کی ایک جماعت نے حکومت کو لکھا ہے کہ انہیں مبلغ کی ضرورت ہے۔ لہٰذا وہ احمدیوں کو اپنا مبلغ بھیجنے کی اجازت دے۔ پھر جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ میں بھی بتایا تھا۔ کہ آسٹریلیا اور کینیڈا میں بھی نئے رستے کھلے ہیں۔ اور سوائے ان ممالک کے جو آئرن کرٹین کہلاتے ہیں باقی ممالک میں تبلیغ کے نئے نئے رستے کھل رہے ہیں۔ جاپان والے بھی کہہ رہے ہیں۔ کہ تم اپنا مبلغ بھیجو۔ بلکہ وہ اس بات کے لئے بھی تیار ہیں کہ ان کا ایک پروفیسر یہاں تعلیم حاصل کرے۔ اور اس کا خرچ ہم دیں۔ اور ہمارا ایک آدمی جاپان میں تعلیم حاصل کرے۔ اور اس کا خرچ وہ دیں۔ تاکہ انگریزی کے حصول کی کوئی تکلیف نہ ہو۔

غرض تحریک جدید کے کام کو دیکھا جائے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے کام

بہت وسیع ہو چکا ہے

اور میں سمجھتا ہوں کہ پہلے پندرہ بیس گنا کام بڑھ گیا ہے۔ اور شہرت کو دیکھا جائے۔ تو موجودہ شہرت پہلے سے سو گنا سے بھی زیادہ ہے۔ پہلے لوگ احمدیت سے واقف نہیں تھے۔ لیکن اب لوگ احمدیت سے واقف ہو چکے ہیں۔ اور ان کی طرف سے جو لٹریچر شائع کیا جاتا ہے اس میں احمدیت کا ذکر ہوتا ہے۔

میں افسوس سے کہتا ہوں کہ ایک کام میں ہم ابھی تک کامیاب نہیں ہوئے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے مبلغین کی سستی کی وجہ سے ہے۔ نا ہو ر دارون کا اس وقت کوئی مشن نہیں۔ انگلینڈ کا مشن آزاد ہے۔ جرمن میں ایک مشن تھا۔ لیکن وہاں کے مشنری نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ امریکہ میں ایک مشن قائم ہوا ہے۔ لیکن مجھے پتہ نہیں کہ آزاد ہے یا نہیں شور مچا رہے ہیں۔ لیکن ہر کتاب کا مصنف جو ان مشنوں کا ذکر کرتا ہے سمجھتا ہے کہ احمدیوں سے مراد لاہوری جماعت کے لوگ ہیں۔ ابھی تک اس کا ازالہ نہیں کر سکے۔ ہمارے مبلغ بعد میں ان کے پاس جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں ایک انگریز اورینٹلسٹ نے ہمارے سارے مشن لاہور والوں کی طرف منسوب کر دیئے۔ ہمارے مبلغ نے اسے توجہ دلائی۔ تو اس نے کہا مجھے علم نہیں تھا مجھے افسوس ہے کہ میں نے انہیں غلط طور پر ایک اور جماعت کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اگلے ایڈیشن میں میں اس کی اصلاح کر دوں گا لیکن تھپڑ لگ گیا تو بعد میں سکہ لینے کا کیا فائدہ۔ کوشش تو یہ ہونی چاہیئے۔ کہ تھپڑ لگے ہی نہیں۔

خواجہ کمال الدین صاحب کے اندر

میل ملاقات کا شوق

پایا جاتا تھا۔ ہمارے مبلغین میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ اب میں نے انہیں جبراً اس طرف لگایا ہے۔ وہ صرف مسجد میں بیٹھے رہتے تھے۔ ان کی مثال ایک مکھی کی سی تھی جو اپنے چھتے پر بیٹھی رہتی ہے۔ خواجہ صاحب میں میل ملاقات کرنے، سوشل تعلقات قائم کرنے اور دوسرے لوگوں کی خاطر مدارات کرنے کا شوق تھا۔ اور موجودہ شہرت ان کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے۔ انگلستان اب بھی مستشرقین کا سردار ہے۔ دنیا کے دوسرے مستشرق بھی انگلستان کے ذریعہ ہی ترقی کرتے ہیں۔ جرمنی کے مشہور مستشرق نولڈ کے نام بھی انگلستان کے ذریعہ ہی مشہور ہوا۔ اسی طرح فرانس کے مستشرقین میں انہیں بھی جو ترقی نصیب ہوئی انگریزی زبان کے ذریعہ ہوئی۔ اور اس کی یہ وجہ ہے کہ سلطنت برطانیہ دنیا کے ایک وسیع حصہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور پھر امریکہ میں بھی انگریزی ہی بولی جاتی ہے۔ اس لئے انگریزی لٹریچر صرف انگریزوں کے ذریعہ ہی نہیں بلکہ امریکنوں کے ذریعہ بھی باہر جاتا ہے۔ گویا انگریزی زبان کو دوہری طاقت حاصل ہے۔ امریکہ کی قوت اور طاقت اور برطانیہ کی وسیع سلطنت کی امداد اسے حاصل ہے۔ جو کسی اور زبان کو حاصل نہیں۔ ان مستشرقین سے خواجہ صاحب نے تعلقات پیدا کئے۔ اور ان کے تعلقات اور کوششوں کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ وہ لوگ احمدیت اور خواجہ صاحب میں فرق نہیں کرتے۔ جیسے پہلے امریکنوں کو یہ پتہ نہیں تھا کہ پاکستان اور انڈیا الگ الگ ممالک ہیں۔ وہ پاکستان انڈیا لکھ دیتے تھے۔ گویا پاکستان انڈیا کا ایک حصہ ہے۔ اسی طرح مستشرقین یہی سمجھتے ہیں کہ خواجہ صاحب اور احمدیت ایک ہی چیز ہیں۔ انہیں الگ الگ نہیں کیا جا سکتا۔ پھر خواجہ صاحب نے بڑی ہمت اور قربانی سے کام کیا ہے۔ انہوں نے متعدد ممالک کا دورہ کیا۔ اب ہمارے مبلغ ان لوگوں سے ملتے ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں ہم خواجہ صاحب سے ملے تھے۔ تم بھی انہی سے تعلق رکھتے ہو۔ بیشک خواجہ صاحب کو اس کام کے لئے ایک ذریعہ مل گیا تھا لیکن انہوں نے اس کے لئے اپنے بیوی بچوں کو چھوڑا اپنے وطن کو چھوڑا۔ اگر تم بھی باہر نکل جاؤ۔ اور خواجہ صاحب جیسا کام کرو۔ تو لوگ تمہاری بھی قدر کرنے لگ جائیں گے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنا مطالعہ وسیع کرو۔

بہرحال

تحریک جدید کی شہرت

پہلے سے سینکڑوں گنے زیادہ ہے۔ اگر ہم اسے بڑھاتے گئے تو آئندہ پانچ چھ سال میں یہ شہرت ہزاروں گنا زیادہ ہو جائے گی اگر جماعت چندوں پر قائم رہے تو یقیناً ہمارے مشن زیادہ ہو جائیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ تحریک جدید کی جو نئی تنظیم کی گئی ہے۔ اس سے کئی بیرونی مشن اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ سوائے انگلینڈ کے وہ سب سے پرانا مشن ہے مگر ابھی تک اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکا اس میں ابھی تک بدنظمی پائی جاتی ہے۔ باقی یورپین مشن بھی اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہوئے۔ ضرورت صرف یہ ہے کہ اس کی طرف توجہ کی جائے۔ جہاں ان مشنوں میں کام کرنے والوں کا انہماک قابل قدر ہے۔ وہاں یہ بات قابل

اعتراض ہے کہ وہ چندہ کی اہمیت کو نومسلموں پر واضح نہیں کرتے۔ اور مالی قربانی پر زور نہیں دیتے وہ ڈرتے ہیں کہ اگر ہم نے چندہ کا نام لیا۔ تو شاید یہ لوگ مرتد ہو جائیں۔ اگر یہی صورت رہی تو قیامت تک بھی یہ مشن اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکیں گے جس نے آنا ہے وہ بہرحال آئے گا۔ اور جو چندہ دیکھ کر بھاگ جانا چاہتا ہے اسے جانے دو ہمیں اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ بہرحال یورپ کے مشن ابھی اس قابل نہیں ہوئے کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں حالانکہ اب تک ان کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جانا چاہئے تھا غرض تحریک جدید کے ذریعہ ایک زبردست کام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور یہ وہ کام ہے جس کیلئے خدا تعالیٰ نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کے متعلق قرآن کریم میں ایک پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ آئیگا کہ آپ کی قدسی تاثیر دنیا بھر میں اسلام کو پھیلا دیگی۔ اور بڑے مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح موعودؑ کے وقت میں ہوگا۔ اب اگر بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعودؑ تھے اور تم انکے ماننے والے ہو۔ تو یہ کام تمہارے ذریعہ ہوگا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی یہ سنت چلی آتی ہے کہ جو قوم اس کے دین کی مدد کیلئے کھڑی ہوتی ہے۔ وہ اس سے مدد کے وعدے کرتا ہے لیکن اس مدد سے پہلے اسے کام کرنا پڑتا ہے۔ قربانی کرنی پڑتی ہے۔ تب خدا تعالیٰ کی مدد اسے حاصل ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف کام نہیں چاہتا۔ بلکہ وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں نیکی پھیلے اور یہ کام بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتا دل مال و جان قربان کئے بغیر صاف نہیں ہوتے۔ اگر تم نے انہیں صاف کرنا ہے تو جانی و مالی قربانی کرو۔ اگر تم جانی و مالی قربانی نہیں کرو گے۔ تو تمہارے دل ابھی صاف نہیں ہونگے۔ اور تم مردہ کے مردہ خدا تعالیٰ کے پاس جاؤ گے اس صورت میں وہ تمہیں جنت میں کیوں داخل کرے گا۔ بیشک وہ اپنی ساری مخلوق سے محبت کرتا ہے لیکن انسان اُسے سب سے زیادہ پیارا ہے۔ کیونکہ اس میں اسے اپنا چہرہ نظر آتا ہے جس طرح ہم کسی پانی کی نالی میں پانی رہے ہوں اور اتفاق سے کسی جگہ ہمیں نظر پڑے اور پانی میں ہمیں اپنی شکل نظر آ جائے تو ہم اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح انسان اگرچہ نہایت حقیر چیز ہے لیکن خدا تعالیٰ کو جب اس سے اپنا چہرہ نظر آتا ہے تو وہ اس کا پیارا اور محبوب ہو جاتا ہے میں نے ایک رؤیا دیکھا۔ یہ غالباً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی بات ہے یا آپ کی وفات کے قریب کی یعنی چار پانچ ماہ کے عرصہ کے اندر کی۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان میں رہا کرتے تھے۔ مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے مکان کی طرف جو گلی جاتی ہے اس کے اوپر جو کمرہ اور صحن ہے۔ اس میں آپ کی رہائش تھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اس صحن میں ہوں اور اس کے جنوب مغرب کی طرف حکیم غلام محمد صاحب امرتسری جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے مکان میں مطب کیا کرتے تھے کھڑے ہیں ان کو میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے

نمائندے ہیں۔ جیسے فرشتہ ہوتا ہے میں تقریر کر رہا ہوں۔ اور وہ کھڑے ہیں میرے ہاتھ میں ایک آئینہ ہے جسے میں سامعین کو دکھاتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں اور لوگ بھی ہیں۔ مگر نظر نہیں آتے گویا ملائکہ یا اعلیٰ درجہ کے لوگ ہیں۔ جو نظروں سے غائب ہیں میں انہیں وہ آئینہ دکھا کر کہتا ہوں کہ خدا کے نور اور انسان کی نسبت ایسی ہے جیسے آئینہ کی اور انسان کی۔ آئینہ میں انسان اپنی شکل دیکھتا ہے اور اس میں اس کا حسن ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہ اس کی خوب قدر کرتا ہے۔ اور سنبھال سنبھال کر اور گرد سے بچا کر رکھتا ہے۔ اگر چہ وہی وہ آئینہ خراب ہو جاتا اور میلا ہو جاتا ہے اور اس میں اس کی شکل نظر نہیں آتی یا بہت خراب نظر آتا ہے۔ تو وہ اسے اٹھا کر پھینک دیتا ہے۔ اور جب میں یہ کہہ رہا ہوں۔ تو رؤیا میں دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ میں ایک آئینہ ہے اور ان الفاظ کے کہنے کے ساتھ ہی وہ میلا ہو جاتا ہے اور زنگ کا تہہ چڑھ جاتا اور میں کہتا ہوں کہ انسان کا دل بھی خدا تعالیٰ کے مقابل پر آئینہ کی طرح ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں اپنے حسن کا جلوہ دیکھتا ہے اور اس کی قدر کرتا ہے۔ مگر جب وہ میلا ہو جاتا ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کا حسن ظاہر نہیں ہوتا۔ تو وہ اسے اسی طرح اٹھا کر پھینک دیتا ہے جس طرح خراب آئینہ کو اٹھا کر پھینک دیا جاتا ہے۔ اور یہ کہتے ہوئے میں نے اس آئینہ کو جو میرے ہاتھ میں تھا زور سے اٹھا کر پھینک دیا۔ اور وہ چکنا چور ہو گیا اس کے ٹوٹنے سے آواز پیدا ہوئی۔ اور میں نے کہا جس طرح خراب شدہ آئینہ کو توڑ دینے سے انسان کے دل میں کوئی درد پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایسے گندے دل کو توڑنے کی اللہ تعالیٰ کوئی پرواہ نہیں کرتا۔"

(الفضل ۲۳ر دسمبر ۱۹۵۴ء و ۲۴ر مارچ ۱۹۵۵ء)

وہ حقیقت انسان کی

پیدائش کی غرض

خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے اور یہ چیز بغیر قربانی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ روحانی ترقی حاصل کرنی چاہیئے۔ حالانکہ یہ انکا قدم سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہمیں قربانی کیوں نصیب نہیں۔ پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہمیں قربانی کیوں نصیب نہیں۔ جو روحانی ترقی کے لئے ضروری چیز ہے لیکن انسان کہتا ہے۔ یہ ایک بوجھ ہے۔ اور وہ اس طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ لیکن دوسری طرف وہ یہ کہتا ہے۔ مجھے روحانی ترقی نصیب ہو۔ اس کی مثال تو ایسی ہے کہ انسان روٹی نہ کھائے لیکن یہ کہے کہ میری بھوک مٹ جائے۔ پانی نہ پیئے لیکن یہ کہے کہ میری پیاس بجھ جائے۔ لیکن کیا روٹی کھانے کے بغیر بھوک مٹ سکتی ہے۔ اور کیا پانی پینے کے بغیر پیاس بجھ سکتی ہے؟ اسی طرح عقلی۔ جانی۔ وطنی اور مالی قربانی کے بغیر روحانی ترقی بھی نہیں مل سکتی۔ انسان خدا تعالیٰ کا آئینہ تو ہوتا ہے۔ لیکن جس طرح شیشہ کے کارخانہ میں کوئی آئینہ اچھا بن جاتا ہے۔ اور کوئی آئینہ ردی بن جاتا ہے۔ اسی طرح

قانونِ قدرت

کے کارخانہ میں کوئی انسان اچھا بن جاتا ہے اور کوئی خراب بن جاتا ہے۔ اگر تم اپنی ذمہ داری کو خوب سمجھو گے تو تم قربانی کو ظلم نہیں سمجھو گے۔ بلکہ وہ تمہیں تمہاری نسل اور قوم کو زندہ رکھنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اگر تم قربانی کرنے لگ جاؤ۔ تو تم۔ تمہارا ملک اور تمہاری قوم محفوظ ہو جاتی ہے اسی تمہید کے بعد میں

تحریک جدید کے اکیسویں اور گیارھویں سال

کا اعلان کرتا ہوں۔

مجھے اس بات کی خوشی ہوئی ہے کہ تحریک جدید کے پہلے دور والوں نے ایک حد تک قربانی کی ہے لیکن افسوس کہ دفتر دوم ابھی اس معیار تک نہیں پہنچا۔ اعداد و شمار سے میں ان کی نسبت بیان کرتا ہوں۔

دور اول کے بیسویں سال کے کل وعدے دو لاکھ چار ہزار کے تھے۔ ایک وقت میں وہ دو لاکھ پچاس ہزار تک بھی پہنچ گئے تھے۔ فرق صرف اس وجہ سے پڑا ہے کہ پہلے ہندوستان اور پاکستان دونوں کا چندہ اس میں شامل تھا لیکن اب ہندوستان کا چندہ الگ ہو گیا ہے۔ ۲۵ ہزار کے وعدے ہندوستان کی جماعتوں کے ہو جاتے ہیں۔ دور ثانی کی اس طرح واقع ہوئی کہ ۱۹ سال ختم ہونے پر میں نے ایسے لوگوں کو جنہوں نے دور اول میں اپنے اوپر

غیر معمولی مالی بوجھ

ڈالا تھا۔ اجازت دی تھی کہ وہ اگر اپنے وعدوں کو کم کرنا چاہیں۔ تو کر لیں۔ اس پر بعض لوگوں نے اپنے وعدے کم کر دیئے۔ لیکن اکثر حصہ نے باوجود اجازت کے

وعدوں میں کمی

نہیں کی۔ بلکہ بعض نے حسب سابق اپنے وعدوں میں زیادتی کی تھی۔ بہرحال دفتر اول کے کل وعدے دو لاکھ چند ہزار کے تھے۔ جن میں سے ایک لاکھ چھبیس ہزار کے وعدے وصول ہو چکے ہیں۔ باقی ۸۰ ہزار کے وعدے وصول نہیں ہوئے گویا

۶۰ فی صدی

کے قریب چندہ وصول ہو چکا ہے۔ اور ۴۰ فی صدی کے قریب بقایا ہے۔ لاہور شہر کی وصولی اور بقایا برابر ہیں یعنی ۵۰ فی صدی وعدے وصول ہوئے ہیں۔ اور ۵۰ فی صدی بقایا ہے۔ لاہور کو نکال کر باقی پنجاب نے ۶۵ فی صدی وعدے ادا کر دیئے ہیں۔ صوبہ سرحد نے بھی ۶۵ فی صدی وعدے ادا کئے ہیں۔ ریاست بہاولپور نے ۳۳ فی صدی وعدے ادا کئے ہیں کراچی شہر نے ۸۰ فی صدی چندہ ادا کیا ہے صوبہ سندھ نے ۶۵ فی صدی ادا کیا ہے بلوچستان نے ۵۰ فیصدی ادا کیا ہے۔ مشرقی پاکستان نے ۳۲ فی صدی ادا کیا ہے۔ اور بیرون پاکستان نے ۴۶ فی صدی ادا کیا ہے لیکن بیرون پاکستان کے اعداد صحیح نہیں۔ کیونکہ ان کا چندہ جون تک جاتا ہے۔ اس لئے سات ماہ گزرنے کے بعد جو رقم وصول ہوگی وہ موجودہ رقم کے مقابلہ میں دکھائی جائے گی نتیجہ یہ ہے کہ کراچی شہر وعدوں کی ادائیگی کے لحاظ سے باقی شہروں اور صوبوں سے بڑھ گیا ہے۔ اور اس کے بعد دوسرے نمبر پر صوبہ پنجاب و صوبہ سندھ

صوبہ سرحد ہیں۔ تیسرے نمبر پر لاہور شہر اور بلوچستان کا صوبہ ہے۔ اور چوتھے نمبر پر ریاست بہاولپور اور مشرقی پاکستان ہیں۔ لاہور شہر کی جماعت کی حالت اس وجہ سے کہ تعلیم زیادہ ہے۔ قابل افسوس ہے۔ پچھلے سال تو فسادات ہوئے تھے۔ اس لئے دوسرے سالوں میں کمی کے متعلق یہ خیال کر لیا گیا تھا۔ کہ وہ ان فسادات کی وجہ سے ہے۔ لیکن اس دفعہ تو فسادات بھی نہیں تھے۔ اگر جماعت کے دوست کوشش کرتے تو یہ کمی پوری ہو سکتی تھی۔ اب آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ دو لاکھ چار ہزار کے وعدوں میں سے

۸۰ ہزار کے وعدے

وصول نہ ہوں۔ تو بجٹ میں کس قدر کمی واقع ہو جاتی ہے نتیجہ یہ ہے کہ ابھی ساتواں مہینہ جا رہا ہے اس کے ختم ہونے پر ایک پیسہ بھی تحریک جدید کے پاس نہیں ہوگا۔ اور یہ کتنی خطرناک بات ہے۔ اصول تو یہ بنایا گیا تھا۔ کہ دسویں سال کے وعدے سارے کے سارے ریزرو فنڈ بن جائیں۔ تا دس لاکھ کا قرضہ جو تحریک جدید کے ذمہ ہے۔ اتر جائے۔ لیکن ہوا یہ ہے کہ دسویں سال کا چندہ جو وصول ہوا۔ وہ بھی خرچ کر لیا گیا ہے اور اس کے خرچ کر لینے کے بعد یہ حالت ہے۔ کہ اگر ۸۰ ہزار کے بقائے وصول ہو جائیں۔ تو تب بمشکل تین ماہ کا خرچ چل سکے گا۔ لیکن ابھی باقی پانچ ماہ ہیں۔ دسویں سال کے وعدوں کی حالت یہ ہے۔ کہ لاہور شہر کی وصولی ۵۰ فی صدی ہے۔ پنجاب کی وصولی بھی قریباً اتنی ہے۔ بلکہ اس سے بھی کم ہے۔ صوبہ سرحد کی وصولی بھی قریباً اتنی ہی ہے۔ ریاست بہاولپور کی وصولی چالیس فی صدی سے بھی کم ہے۔ کراچی شہر کی وصولی ۶۵ فی صدی ہے۔ صوبہ سندھ کی وصولی ۶۵ فی صدی ہے بلوچستان کی وصولی اور بھی گر گئی ہے۔ یعنی کل ۳۰ فی صدی وعدے وصول ہوئے ہیں۔ مشرقی پاکستان کی وصولی بھی قریباً ۳۰ فی صدی ہے۔ اور بیرون پاکستان کی وصولی اس سے بالکل ہی کم ہے یعنی قریباً دس فی صدی وعدے وصول ہوتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ

بیرون پاکستان

کے وعدوں کے پورا ہونے میں ابھی کافی وقت باقی ہے۔ اور پھر یہاں پہنچنے میں بھی کچھ وقت لگ جاتا ہے۔ غرض دفتر دوم کے کل وعدے ۲,۴۶ ,۹۲ را کے تھے۔ اور وصول ۸۸, ۱۱۶ کی ہوتی ہے۔ اگر دونوں دفتروں کے وعدے سو فی صدی وصول ہو جائیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ۷۰ ہزار روپے کی رقم ریزرو فنڈ کے لئے بچ جائے گی۔ بشرطیکہ دونوں کے وعدے سو فیصدی وصول کر لئے جائیں۔ اور دونوں کو خرچ کر لیا جائے۔ حالانکہ دفتر دوم کے متعلق یہ خیال تھا کہ یہ سارے کا سارا ریزرو فنڈ میں جائے۔ اگر پہلے قرضے اتر جائیں۔ تو نئے سرے سے قرض لیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر پہلے قرضے ہی باقی ہوں۔ تو نیا قرض نہیں لیا جا سکتا۔

پس میں نے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ جماعت سستی دور کرے۔ یہ نہ کرے کہ چپ کر کے بیٹھ جائے بلکہ بقائے وصول کرنے کی پوری کوشش کرے۔ کراچی کو میں نے اس طرف توجہ دلائی تھی۔ اور جماعت نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ بقائے بھی وصول کرے گی۔ اور اب بھی کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اگلے سال کے بھی گیارہ ہزار روپے وصول کر لئے ہیں۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ بڑھ چڑھ کر وعدے کریں۔ اور پھر ان کی وصولی کی طرف بھی توجہ کریں۔ بالخصوص میں

خدام کو

اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ نئی پارٹی جو آئی ہے وہ سست ہے۔ اول تو نوجوان وعدے کم کرتے ہیں۔ اور پھر وصولی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ حالانکہ نوجوانوں کو زیادہ چست ہونا چاہیئے تھا۔ نوجوانوں پر پژمردگی نہیں ہوتی اور نہ ان پر خاندان کا بوجھ ہوتا ہے۔ انہیں دلیری سے وعدے کرنے چاہئیں۔ اور پھر انہیں پورا بھی دلیری سے کرنا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو سستی واقع ہو رہی ہے وہ اس وجہ سے ہے۔ کہ نوجوانوں میں بعض نقائص پائے جاتے ہیں۔ مثلاً سینما دیکھنا ہے۔ سگرٹ نوشی ہے۔ اور چونکہ ان عادتوں پر خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ان تحریکوں میں بہت کم حصہ لیتے ہیں۔ اس لئے خدام کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے اور انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اب سے بوجھ کو اٹھانے کی پوری کوشش کریں۔ اول تو وہ چندہ ... ۹۲ را کی بجائے اڑھائی لاکھ تک پہنچائیں۔ اور پھر وصولی سو فی صدی ہی نہیں بلکہ اس سے زیادہ کریں۔ پہلے دور میں اس قسم کی مثالیں موجود ہیں کہ مثلاً وعدہ دو لاکھ کا تھا۔ تو وصولی سوا دو لاکھ ہوئی۔ جب تک ہم اس روح کو پیدا نہیں کرتے۔ اور جب تک اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرتے۔ خالی نام کا کچھ فائدہ نہیں۔ دنیا میں وہ پہلے ہی بدنام ہیں۔ انہیں

تسبیح و تحمید

کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ لیکن مخالفین کہتے ہیں کہ یہ ایک سیاسی جماعت ہے گویا ایک طرف ان کے متعلق جھوٹ بولا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف انہیں خدا تعالیٰ بھی نہ ملے۔ تو اس سے زیادہ بدبختی اور کیا ہوگی پس میں خدام کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ بنیاد دور خدام کا ہے اس میں زیادہ تر حصہ لینے والے انہی میں سے ہیں اس لئے ان پر فرض ہے کہ وہ اپنا چندہ بڑھائیں۔ اور کوئی احمدی ایسا نہ رہے جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو۔ دوسری طرف یہ کوشش کریں۔ کہ وصولی سو فیصدی سے زیادہ ہو۔ تا قرضے اتر کر ریزرو فنڈ قائم کیا جا سکے۔ ہم نے اپنا کام وسیع کرنا ہے۔ پہلے تو ہم بیج بکھیر رہے تھے۔ اور کامیابی اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ ہم بے انتہا لٹریچر پیدا کریں۔ ایک ایک مبلغ کے ساتھ دس دس ہزار کا لٹریچر ہو۔ اب تو یہ حالت ہے۔ کہ ہم نے مورچوں پر سپاہی بٹھا رکھے ہیں۔ انہیں رائفلیں بھی دی ہیں۔ لیکن گولہ بارود مہیا نہیں کیا۔ اور گولہ بارود کے بغیر رائفل ایک ڈنڈا ہی ہے۔ میری اس مثال پر احراری کہہ دیں گے کہ دیکھو لیا۔ احمدی مبلغین کو رائفلیں دی جاتی ہیں۔ گویا علم معانی اور علم بیان جو ادب کی خصوصیات بیان کی جاتی ہیں۔ ان سے ہمیں محروم رکھا جاتا ہے۔ اگر وہ کہیں کہ فلاں شیر ہے۔ تو کوئی نہیں کہتا۔ اس کے پنجے دکھاؤ۔ لیکن اگر ہم کہہ دیں۔ کہ فلاں شیر ہے۔ تو کہتے ہیں۔ اس کے پنجے کہاں ہیں۔ گویا ہمیں زبان کے تمام حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے۔ لیکن ہماری زبان میں جو محاورے ہیں وہ ہمیں استعمال کرنے ہی پڑتے ہیں۔ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔ غالب کہتا ہے کہ

"بنتی نہیں بادۂ و ساغر کہے بغیر"

یعنی بادۂ و ساغر سے ظاہری تعلق ہو نہ ہو۔ شاعری اس کے بغیر ٹھیک نہیں ہوتی۔ بہرحال اگر ہم نے تبلیغ کو وسیع کرنا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم

مبلغین کو ضروری سامان

مہیا کر کے دیں۔ سپاہی خندق پر بیٹھا ہو۔ رائفل بھی پاس ہو۔ لیکن گولہ بارود نہ ہو۔ تو وہ کیا کرے گا۔ وہ زیادہ سے زیادہ رائفل سے ڈنڈے کا کام لے سکتا ہے تجربہ کیا گیا ہے۔ کہ جب بڑے پیمانہ پر جنگ ہو۔ تو دو سو راؤنڈ فی سپاہی کا اندازہ ہو۔ تو کام چل سکتا ہے ورنہ نہیں۔ مثلاً دو لاکھ سپاہی ہوں۔ تو دو کروڑ راؤنڈ ہو۔ تو موجودہ زمانہ کی کامیاب لڑائی لڑی جا سکتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ وہ دو سو راؤنڈ ہر سپاہی چلائے۔ برین گن والے تو ایک منٹ میں اتنے راؤنڈ چلا لیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ فوج میں لڑنے والا حصہ فوج کا چھتیس فی صدی ہوتا ہے۔ فوج میں نائی بھی ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر بھی ہوتے ہیں۔ باورچی بھی ہوتے ہیں۔ موٹر چلانے والے بھی ہوتے ہیں۔ مغربی اقوام میں یہ لوگ ساری فوج کا ۶۴ فی صدی حصہ ہوتے ہیں۔ لیکن روس میں یہ لوگ ۶۴ فی صدی حصہ نہیں ہوتے۔ بلکہ ۵۰ فی صدی ہوتے ہیں۔ ۴۰ فی صدی لڑنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن مغربی اقوام کہتی ہیں کہ یہ غلط طریق ہے۔ لڑنے والے کو جب تک

مکمل آرام

نہ دیا جائے وہ لڑ نہیں سکتا۔ اس لئے ۶۴ فی صدی حصہ فوج کا لڑنے والوں کی خدمت میں وقف ہونا چاہیئے پھر باقی چھتیس فیصدی بھی ایک ہی وقت میں لڑائی میں شامل نہیں ہوتا۔ آخر کچھ وقت آرام بھی کرنا ہوتا ہے اسلئے ۱۷ ہزار بیٹھیں گے اور ۱۷ ہزار لڑیں گے۔ پھر ۱۷ ہزار بھی سارا وقت نہیں لڑ سکتا۔ بعض لڑ رہے ہوں گے اور بعض لائن آف کمیونیکیشن کی حفاظت کر رہے ہونگے گویا ایک وقت میں ایک لاکھ فوج میں سے چودہ ہزار سے زیادہ سپاہی لڑائی نہیں کرتے۔ گویا اگر دو کروڑ گولیاں ہوں تو چودہ ہزار لڑنے والوں میں سے ہر ایک کو قریباً قریباً گیارہ سو گولی حصہ آئے گی۔ پھر رائفل والے کم گولی چلائیں گے۔ اور برین والے زیادہ چلائیں گے۔ برین کا استعمال اب بڑھ گیا ہے اور یہ میں ہر چوتھا آدمی برین سے مسلح ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں برین والوں کی تعداد کم ہوتی ہے۔ غرض سامان کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ ہم اپنے سپاہیوں کو سامان مہیا نہیں کرتے۔ کیونکہ اس کا زیادہ تر انحصار چندہ پر ہے اور جماعت اسقدر روپیہ مہیا نہیں کر سکتی۔ اس لئے ابھی ہمیں یہی ضرورت تھی کہ ہم ہر جگہ

اسلام کی آواز

پہنچا دیں۔ اگر ہم سامان جمع کرتے رہتے۔ تو لوگ زیادہ دیر تک اسلام کی آواز سے محروم رہتے۔ اب ہم لٹریچر پہنچائیں گے تو مبلغین زیادہ کام کر سکیں گے۔ اور یہ صحیح طریق بھی ہے اگر ہمارا کام رک جائے تو یہ بات خطرناک ہوگی۔ اب ضرورت ہے کہ ہم کثرت سے لٹریچر شائع کریں۔ اور اسے دنیا میں پھیلائیں اور ہم لٹریچر زیادہ تعداد میں اس وقت تک شائع نہیں کر سکتے جب تک کہ ہمارے پاس ماہر مصنفین نہ ہوں۔ اور پھر اعلیٰ زبان دان مترجم نہ ہوں۔ اور جرمن۔ فرانسیسی۔ انگریزی۔ اٹالین سپینش۔ جاپانی۔ چینی اور دوسری زبانوں کے جاننے والے موجود نہ ہوں۔ اور اسکے لئے ہمیں نیا عملہ تیار کرنا پڑیگا جو ان زبانوں کا ماہر ہو۔ اور اس پر کافی روپیہ اور وقت لگیگا۔ پھر مصنفین کے لئے ہر قسم کے علوم کی کتب کی ضرورت ہوگی جن سے وہ اچھی کتب میں مدد لیں۔ اسکے لئے میں کئی سال سے لائبریری میں کتابیں جمع کر رہا ہوں اور دوسرے لوگوں کو بھی ہدایت کی ہوئی ہے کہ انہیں جو اچھی کتاب ملے۔ اس کے متعلق ہمیں تحریر کریں۔ کہ ہم اسے لائبریری کیلئے خرید لیں یہ

لائن آف ایکشن

ہے جو ہم نے قائم کی ہے۔ پہلے مبلغ جائیں گے اور وہ ایک حد تک کام کر دینگے۔ پھر لٹریچر کی باری آئیگی اور اس لٹریچر کے تیار کرنے کیلئے دو طرح کے آدمی درکار ہیں۔ اول وہ جو لکھنا جانتے ہوں۔ دوسرے وہ جو مختلف زبانیں جانتے ہوں تا کہ ان میں کتب کا ترجمہ کریں کیونکہ ضروری نہیں کہ ہر زبان جاننے والا اچھا لکھ بھی سکتا ہو پھر انکے کیلئے اسلام اور غیر مذاہب کی کتب کثیر تعداد میں ہوں گی جن کا کئی سال سے ذخیرہ جمع کیا جا رہا ہے یہ لائن آف ایکشن تھی۔ جو میرے ذہن میں تھی۔ پہلا دور ختم ہو گیا ہے اور دوسرا دور شروع ہے اگر اس وقت تم ہمت نہیں کرو گے۔ تو پہلا کام بھی بیکار جائیگا۔ اور اگر ہمت کرو گے تو مبلغ مسلح ہو کر باہر جائینگے ان کے ہاتھ قرآنی تفسیر کے ذخائر ہوں گے جن سے قلوب کو فتح کیا جا سکتا ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہو کہ قرآنی گولہ بارود کے سامنے کوئی قلعہ نہیں ٹھہر سکتا۔ ہمارا کام اگر

> ## نوٹ
>
> عہدیداران جماعت و خدام الاحمدیہ احباب سے جلد وعدے حاصل کر کے بھیجیں۔
>
> وکیل المال
> قادیان

اسلام کے متعلق مغرب کی معلومات غلط تصورات پر مبنی ہیں!

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر واشنگٹن سے اپنے تازہ مکتوب میں مطلع فرماتے ہیں کہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے بین الاقوامی عدالت کا جج منتخب ہونے پر اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے یہ امید ظاہر کی تھی۔ کہ اس تقرری کے بعد اُن کے لئے اسلام سے مغرب کو روشناس کرانے کے پہلے سے بہتر امکانات ہوں گے ... . خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ کی گذشتہ چند روز کی مصروفیات سے اس امر کا اندازہ ہوتا ہے۔ کہ انشاء اللہ آپ کو اس توقع کے مطابق خدمتِ اسلام کے بہتر مواقع ملتے رہیں گے۔ ان چند دنوں میں امریکہ کی کئی ایک یونیورسٹیوں اور ایسوسی ایشنز نے آپ کو ان سے خطاب کرنے اور ان کے مذاکرات میں حصہ لینے کی دعوت دی ہے۔ چنانچہ یونیورسٹیوں میں سے بالخصوص کولمبیا۔ پرنسٹن۔ ٹکسگی ہارورڈ اور Haverford کالج قابل ذکر ہیں۔

ایسوسی ایشنز میں تقاریر کے سلسلہ میں آپ کا ایک اہم لیکچر ۱۴ر نومبر کو یونائیٹڈ نیشنز ایسوسی ایشن کی مانٹریال (کینیڈا) برانچ میں پاکستان اور مجلس اقوام کے موضوع پر ہوا۔ اس لیکچر میں آپ نے پاکستان کی خارجہ پالیسی پر روشنی ڈالتے ہوئے مجلس اقوام میں پاکستان کی اسلامی خدمات کو تفصیل سے بیان کیا۔

دوسری تقریر ایم سی گل M.C. Gill یونیورسٹی کی انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز کے زیر اہتمام جو امریکہ بھر میں اپنی طرز کا ایک ہی ادارہ ہے ہوئی۔ اس میٹنگ کی صدارت انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے ایک اور جج جسٹس Reed نے کی۔ جسٹس ریڈ نے اپنی تعارفی تقاریر میں دوسرے امور کے علاوہ اس بات کو خاص طور پر ذکر کیا۔ کہ جہاں تک انہیں علم ہے۔ ابھی تک کسی شخص کو اتنی چھوٹی عمر میں ایل۔ ایل۔ ڈی کی اعزازی ڈگری کیمبرج یونیورسٹی سے حاصل نہیں ہوئی۔ جتنی عمر میں محترم چوہدری صاحب کو ملی۔ اس موقع پر آپ کی تقریر کا موضوع "اسلام میں عدل کا تصور" تھا۔ آپ نے اس امر کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ کہ اسلام سے قبل عربوں میں عدالت کا کوئی باقاعدہ طریق مروج نہ تھا۔ اور دوسرے مذاہب نے اس سلسلے میں نامکمل تعلیم پیش کی تھی۔ اسلام نے نہ صرف دستور عدالت کو صحیح طور پر رائج کیا۔ اور اُس کے لئے تمام ضروری قوانین مہیا کئے بلکہ عدل اور رحم کے درمیان بھی صحیح توازن قائم کیا۔ اسلام نے جہاں ایک طرف انصاف کے قائم کرنے والے منصفین اور حکام کی تفصیلی راہنمائی کی۔ وہاں عام افراد کو بھی اُن کی ذمہ داریوں اور اُن کے حقوق سے آشنا کیا۔

کینیڈا سے واپسی پر آپ کی ایک تقریر مسجد واشنگٹن میں اسلامک سنٹر کے زیر اہتمام "اسلام اور مغرب" کے موضوع پر ہوئی اس تقریر کے لئے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اور مسلم سفارت خانوں کے اعلیٰ افسران تشریف لائے تھے۔ اور حاضری دو سو کے قریب تھی۔ آپ نے اس امر کو خاص طور پر واضح کیا کہ ابھی تک اسلام کے متعلق مغرب کی معلومات غلط تصورات پر قائم ہیں۔ اس سلسلے میں آپ نے قرآن مجید کے دوسرے مذہبی کتب سے امتیاز کو تفصیل سے بیان کیا۔ اور بتایا کہ صرف قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے۔ جو لفظ بلفظ الہامی ہونے کا دعوےٰ کرتی ہے۔ اور جس کی لفظی اور معنوی حفاظت کا نہ صرف شروع سے کلام الٰہی میں وعدہ ہے بلکہ جس کی حفاظت نہایت واضح طور پر ہر دو لحاظ سے اس شان سے ہوئی ہے۔ کہ اس کی مثال دوسری کتب میں نہیں ملتی۔

واشنگٹن ہی میں آپ کی دوسری تقریر ورلڈ برادرہوڈ ایسوسی ایشن کے زیر انتظام "اسلامی اخوت" کے موضوع پر ہوئی۔ اس تقریر میں آپ نے اس امر کو خاص طور پر واضح کیا۔ کہ اخوت وہی کامیاب ہو سکتی ہے جس کی بنیاد اس ایقان پر ہو۔ کہ ہم سب کالے اور گورے امیر اور غریب۔ مشرقی اور مغربی ایک خدا کی مخلوق ہیں۔ جو ہم سب کا حقیقی رب ہے۔ اور جس کو پا لینا ہم سب کا منتہائے مقصود ہے۔ اور اس خیال کو صرف اسلام نے ہی بدرجہ اتم بیان کیا ہے۔

ان تقاریر کے بعد یہاں کے دستور کے مطابق سوالات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ اللہ تعالےٰ ان کے بہتر اور مستقل نتائج پیدا کرے۔ اور اسلام کے غلبہ و اشاعت کے سامان فرمائے۔ آمین۔

نوٹ :- (۱) مردانہ جلسہ کا پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سنا جائے گا البتہ مورخہ ۲۷ر دسمبر کو پہلے وقت مستورات کا علیحدہ پروگرام ہوگا۔
(۲) دوران جلسہ میں کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی
(۳) ناظر دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے پروگرام میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔

پروگرام جلسہ سالانہ قادیان دارالامان ۱۹۵۴ء

پہلا دن بروز اتوار مورخہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۵۴ء

زیر صدارت حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن

۹-۴۵ تا ۱۰-۰۰ تلاوت قرآن کریم و نظم
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۲۰ دعا و افتتاح جلسہ
۱۰-۲۰ تا ۱۰-۴۰ پیغام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۱۰-۴۰ تا ۱۰-۴۵ نظم
۱۰-۴۵ تا ۱۱-۴۵ ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ مکرم جناب مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی
۱۱-۴۵ تا ۱۱-۵۰ نظم
۱۱-۵۰ تا ۱-۰۰ ہمارے ترقی کس طرح ہو سکتی ہے۔ مکرم جناب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ سابق مبلغ ممالک عربیہ

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

زیر صدارت جناب سید بشارت احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن

۲-۳۰ تا ۲-۴۵ تلاوت قرآن کریم و نظم
۲-۴۵ تا ۳-۳۰ ضرورت مذہب۔ مکرم جناب مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری
۳-۳۰ تا ۳-۳۵ نظم
۳-۳۵ تا ۴-۰۰ دہی یا کرشن۔ جناب گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

دوسرا دن بروز پیر مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۴ء

زیر صدارت جناب سید وزارت حسین صاحب پراونشل امیر صوبہ بہار

۹-۴۵ تا ۱۰-۰۰ تلاوت قرآن کریم و نظم
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۵۵ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ مکرم جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر دکن
۱۰-۵۵ تا ۱۱-۰۰ نظم
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۵۵ جماعت احمدیہ کا غیر مسلموں سے سلوک۔ مکرم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام ناظر بیت المال قادیان
۱۱-۵۵ تا ۱۲-۰۰ نظم
۱۲-۰۰ تا ۱-۰۰ جماعت احمدیہ اور دیگر فرقوں میں فرق۔ مکرم جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری ناظر تعلیم و تربیت

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

زیر صدارت جناب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ و سابق مبلغ ممالک اسلامیہ

۲-۳۰ تا ۲-۴۵ تلاوت قرآن کریم و نظم
۲-۴۵ تا ۳-۴۵ اسلامی تمدن۔ مکرم جناب مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ دہلی
۳-۴۵ تا ۳-۵۰ نظم
۳-۵۰ تا ۵-۰۰ جماعت مودودی کا غیر اسلامی سلوک۔ مکرم جناب مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ بمبئی

تیسرا دن بروز منگل مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۴ء

زیر صدارت حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سیاح یورپ و بلاد عربیہ

۹-۴۵ تا ۱۰-۰۰ تلاوت قرآن کریم و نظم
۱۰-۰۰ تا ۱۱-۰۰ دنیا کے جہاں پر حق۔ مکرم جناب حافظ محمد حسن صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۰۵ نظم
۱۱-۰۵ تا ۱۲-۰۰ دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل۔ مکرم جناب سید اختر احمد صاحب ایم اے پروفیسر پٹنہ کالج پٹنہ
۱۲-۰۰ تا ۱-۰۰ دہی ہمارا ناکسا۔ جناب گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

زیر صدارت حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان

۲-۳۰ تا ۲-۴۵ تلاوت قرآن کریم و نظم
۲-۴۵ تا ۳-۴۵ بیرونی مشنوں کے حالات۔ Foreign Missionories
۳-۴۵ تا ۳-۵۰ نظم
۳-۵۰ تا ۵-۰۰ جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت۔ مکرم جناب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ سابق مبلغ ممالک اسلامیہ

دعا و اختتام جلسہ

پروگرام جلسہ مستورات منعقدہ ۲۷ر دسمبر بروز پیر

۹-۴۵ تا ۱۰-۰۰ تلاوت قرآن کریم و نظم
۱۰-۰۰ تا ۱۱-۰۰ تقریر مکرم گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۱۰ رپورٹ سالانہ لجنہ اماء اللہ
۱۱-۱۰ تا ۱۱-۱۵ نظم
۱۱-۱۵ تا ۱۲-۰۰ اسلام میں عورت کا درجہ۔ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
۱۲-۰۰ تا ۱۲-۳۰ اسلامی پردہ کی حکمت اور تفاصیل
۱۲-۳۰ تا ۱-۰۰ مسلم خاتون کے فرائض۔ محترمہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب

خاکسار:- مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور (مشرقی پنجاب)

جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ

حیدرآباد و سکندرآباد پہلے اجلاس کی کارروائی گزشتہ پرچہ میں شائع کی جا چکی ہے۔ دوسرے اجلاس کے متعلق مکرم محمد عبدالغفار صاحب صدیقی سیکرٹری تبلیغ حیدرآباد تحریر کرتے ہیں:-

بعد نماز مغرب دوسرا اجلاس شروع ہوا جس میں مولوی فخرالدین صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی پرنسپل ہائی سکول مسٹر شہریار کا دس جی لکچرر و مولوی سراج الحق صاحب مبلغ جماعت احمدیہ شوراپور مسٹر بردھی چند سوشل ورکر اور ڈاکٹر ظہیرالدین صاحب الجامعی پروفیسر جامعہ عثمانیہ نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد و محاسن حضور کی تعلیم کی روشنی میں بیان کئے اور خراج تحسین ادا کیا۔ اس اجلاس میں حضور انور کی کامل تعلیم۔ شریعت کے اسرار۔ اختلافات فرقہ بندی کے نقصانات۔ غلامی کی لعنت۔ حریت و مساوات کا صحیح مفہوم۔ بین الاقوامی تعلقات سوشلزم و کمیونزم کے مضرات بیان ہوئے۔ اس مرتبہ بہ نسبت پہلے اجلاس کے سامعین کی تعداد زیادہ تھی۔ حیدرآباد و سکندرآباد کے خدام الاحمدیہ نے جلسہ کے انتظام میں خاص دلچسپی لی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو اور ان جلسوں کی برکات اصل رنگ میں ہم پر نازل فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ مخلوق اس کے آستانہ پر گر کر اپنی زندگیوں کو اس محبوب خدا کے سانچے میں ڈھالے جن کی ہدایت کے لئے وہ محبوب خدا مبعوث ہوا تھا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و بارک وسلم۔

نند گر ممبئی مورخہ ۱۱/۵۸ ہش کو مولوی فیض احمد صاحب مبلغ نند گر معہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے جلسہ سیرۃ النبی صلعم زیر صدارت جناب پی۔ ایس اگروالوی ایم۔ ایل۔ اے صوبہ ممبئی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم حضرت صاحب منڈا سگر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ممبئی نے جلسہ کی اغراض و مقاصد بیان کیں۔ اس کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ ممبئی نے "اسلام کی صلح کن اور بین الاقوامی حیثیت" پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں فاکسار نے آنحضرت صلعم کی بعثت کے وقت عرب کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ کی سادگی پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد انوگروجی سیکرٹری کانگرس کمیٹی اور سپون گوڑا پاٹیل صدر ضلع کانگرس کمیٹی نے دلچسپ پیرائے میں حضور صلعم کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد مکرم حکیم عبدالرحمن صاحب سیکرٹری امور عامہ ممبئی نے کنڑی زبان میں آنحضرت صلعم کی صداقت پر ویدک دھرم کی رو سے ثابت کی۔ آپ نے سنسکرت زبان میں ویدوں کے مختلف شلوکوں کے ذریعہ آنحضرت صلعم کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مکرم مولوی مبارک علی صاحب مبلغ ممبئی نے مسلمانوں اور ہندوؤں کی موجودہ کشیدگی پر روشنی ڈالی کہ اصل میں یہ انگریزوں کے پیدا کردہ ہیں۔ اور مسلمانوں کی عملی حالت اور جماعت احمدیہ کے قیام کا تفصیلی ذکر کیا۔ اور بتایا کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلعم کی تعلیم کو صحیح طور پر پیش کرتی ہے۔

آخر میں جناب مولوی شریف احمد صاحب امینی نے آنحضرت صلعم کی پاک سیرت آپ کا رحمۃ للعالمین ہونا۔ آپ کو کس طرح ستایا گیا اپنے وطن سے نکالا گیا۔ اور وہی پاک ہستی کس طرح واپس مکہ پہنچی۔ اور واپس آکر آپ کا دشمنوں سے رحم کا سلوک پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر محترم نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ کی طرح دوسرے مسلمانوں اور دوسرے مذاہب والوں کو بھی چاہیئے کہ اتحاد اور پریم کے ایسے مواقع پیدا کیا کریں۔

مسکا جماعت احمدیہ مسکا کے زیر اہتمام مورخہ ۱۱/۵۸ ہش بروز جمعرات سیرت النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا جلسہ زیر صدارت مولوی سمیع اللہ جناب انسپکٹر بیت المال قادیان منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی سات بج کر ۴۵ منٹ پر رات کو شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد ہمارے ایک محترم غیر مسلم جناب پنڈت رام دیال صاحب ہیڈ ماسٹر جونیئر ہائی سکول مسکا نے اپنے نہایت ہی عقیدتمندانہ جذبات کا اظہار کیا۔ سیدنا حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ساتھ عقیدت کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کی تہذیب اور تعلیم کو بھی سراہا۔ اور کہا ہم لوگوں کو بلایا جاتا رہا تو ہم بہت کچھ اسلام کے متعلق علم حاصل کریں گے۔

آپ کے بعد جناب مولوی سمیع اللہ صاحب انسپکٹر بیت المال نے ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ جس میں حضور پرنور کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں ہمارے ایک غیر مسلم دوست جناب پنڈت بابو رام صاحب بیاس ہیڈ مدرس پرائمری سکول نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور تعلیم کو بہت سراہا۔ اور فرمایا۔ کہ اگر مسلمان حضرت محمد صاحب کی تعلیم اور اخلاقِ فاضلہ پر چلیں۔ اور ہندو کرشن جی کی تعلیم کو اپنالیں۔ اور اسی طرح سے دیگر مذاہب والے اپنے اپنے پیرووں کی صحیح تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔ تو دنیا ایک بہشت کا نمونہ بن جائے۔ آخر میں فرمایا کہ ہمیں چاہیئے کہ ایک دوسرے کے پیشوا کی عزت کریں۔ اور ادب سے نام لیں اور محبت کریں۔

اس کے بعد مکرم مولوی منظور احمد صاحب واقف زندگی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مسکا نے حضرت خاتم الانبیاء سرور کائنات کے اسوہ حسنہ کو حاضرین کے سامنے پیش کیا۔

آخر میں جناب سید عابد علی صاحب رضوی لکھنوی نے جو لکھنؤ سے اس غرض کے لئے آئے تھے قرآن کریم کی شان میں حضرت مسیح پاک کا کلام "جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلماں ہے" پڑھ کر سنایا جس سے ایک دفعہ پھر مجلس گرما گئی۔ ہمارا یہ جلسہ نہایت ہی شان و شوکت اور کامیابی و کامرانی کی ابھرتی اور اٹھتی لہروں کے درمیان ختم ہوا۔

غیر مسلم اور غیر احمدی دوست بھی اچھی خاصی تعداد میں جمع ہوئے۔ معززین قصبہ میں سے جناب عبدالجبار خان صاحب تھانیدار مسکا و کیول خان صاحب و ڈاکٹر رضا محمد صاحب اور جناب دیوان جی صاحب جو غیر مسلم ہیں تشریف لائے۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر وغیرہ اور روشنی کا اچھا خاصہ انتظام تھا۔ اس موقعہ پر چھوٹے بچوں میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سلطان احمد خان سیکرٹری نشر و اشاعت جماعت احمدیہ مسکا ضلع ہمیرپور۔
یوپی (بندیلکھنڈ) ۵۸/۱۱/۲۴

شاہجہانپور کے گوردوارہ گوبند سنگھ میں احمدی نمائندہ کی تقریر

مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال نے ۱۰ر نومبر ۱۹۵۸ء کو بابا نانک صاحب کے جنم دن پر مقامی سکھوں کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میں ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ تقریر میں بابا صاحب کے پرمحبت نمونے اور پیاری ہدایات کا تذکرہ تفصیل سے کیا۔ حاضرین بہت متاثر اور خوش ہوئے۔ میں سردار درشن سنگھ صاحب ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ گوردوارہ کا وقت دینے کی وجہ سے مشکور ہوں۔

منشی محمد صادق صاحب مختار عام شاہجہانپور

آریہ سماج امروہہ کی مذہبی کانفرنس میں احمدی مبلغ کی تقریر

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے ۱۸/۱۱/۵۸ کو آریہ سماج کے زیر انتظام منعقدہ مذہبی کانفرنس میں "خدا، روح اور مادہ کی اصلیت اور ان کا آپس میں تعلق" کے موضوع پر نصف گھنٹہ مؤثر انداز میں مدلل اور ٹھوس علمی تقریر کی۔ آپ اسلام کے نمائندہ تھے جس سے حاضرین پر جو کئی مذاہب سے تعلق رکھنے والے تھے بہت اچھا اثر ہوا۔

ضمیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ امروہہ

آریہ سماج شاہجہانپور کے سالانہ جلسہ پر احمدی مبلغ کی تقریر

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے ۱۱/۵۸ کو آریہ سماج شاہجہانپور کے جلسہ میں "روح اور مادہ کے حادث ہونے اور ان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے" کے موضوع پر نصف گھنٹہ تقریر فرمائی۔ اتنے تھوڑے سے وقت میں آپ نے مضمون کو بطریق احسن اور مؤثر انداز میں مکمل کرنے کی کوشش کی۔ حاضرین جلسہ پر جو کئی مذاہب کے ماننے والے تھے بہت اچھا اثر ہوا۔ مشنری صاحب آریہ سماج کا وقت دینے کی وجہ سے میں مشکور ہوں۔

منشی محمد صادق مختار عام شاہجہانپور یوپی۔

منظوری تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جن عہدیداران کی منظوری کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ ان کی مدت انتخاب ۳۰ر اپریل ۱۹۵۶ء تک ہوگی۔ امید کی جاتی ہے کہ نئے عہدہ دار اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے جماعت کی ترقی اور استحکام کے لئے پوری کوشش کریں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کو حقیقی معنوں میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نوٹ:۔ مشروط منظوری سے مراد یہ ہے کہ ان عہدہ داران کو باوجود بقایا دار ہونے کے اس شرط پر لیا گیا ہے۔ تاکہ جلد اپنا بقایا صاف کر دیں گے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

نمبر شمار	نام جماعت	نام عہدہ	نام و پتہ عہدہ داران
۱	شورت	پریذیڈنٹ	مکرم عبدالغفار صاحب آہنگر
۲	چک ایمرچ	"	" راجہ غلام محمد صاحب
	"	وائس پریذیڈنٹ و سکرٹری تبلیغ	" منشی رحمت اللہ خاں صاحب
	"	سکرٹری مال و محاسب	" منشی محمد امیر اللہ خاں صاحب
	"	سکرٹری امور عامہ و آڈیٹر	" راجہ محمد نصر اللہ خاں صاحب
	"	" تعلیم و تربیت	" ثناء اللہ خاں صاحب
	"	" وصایا	" مکرم محمد بشیر اللہ خاں صاحب
	"	" جائیداد	" راجہ بشیر احمد خاں صاحب
۳	آسنور	پریذیڈنٹ	" مولوی عبدالواحد صاحب
	"	سکرٹری تعلیم	" خواجہ غلام محمد صاحب ڈار
	"	" ضیافت	" خواجہ عبدالمنان صاحب ڈار
	"	" نشر و اشاعت	" عبدالوہاب صاحب نائک
	"	" تحریک جدید و محاسب	" خواجہ غلام محمد صاحب ڈار
	"	امین	" مولوی عبدالواحد صاحب
۴	ماندوجن	پریذیڈنٹ	" شیخ محمد احسن صاحب
	"	سکرٹری مال، تعلیم و تبلیغ	" عبدالغنی صاحب پانڈے
	"	امین	" سید غلام احمد شاہ صاحب
۵	کوٹ پلہ	پریذیڈنٹ	" فقیر خاں صاحب
	"	وائس "	" عبدالغفار صاحب
	"	سکرٹری مال	" شیخ عبدالستار صاحب
	"	" تعلیم	" بخشی خاں صاحب
	"	" تبلیغ	" عبداللہ خاں صاحب
۶	بانڈی پورہ	پریذیڈنٹ	" خواجہ عبدالغنی صاحب
	"	سکرٹری مال	" خواجہ غلام محمد صاحب
۷	خانپور ملکی	پریذیڈنٹ	" محمد عاشق حسین صاحب (مشروط منظوری)
	"	سکرٹری تبلیغ	" محمود الحسن صاحب (مشروط منظوری)
	"	" تعلیم	" حافظ الٰہی بخش صاحب (مشروط منظوری)
	"	" مال	" میر عبدالحمید صاحب (مشروط منظوری)
	"	" امور عامہ	" محمد اختر حسین صاحب (مشروط منظوری)
	"	امام الصلوٰۃ	" حافظ سید فضل کریم صاحب (مشروط منظوری)
	"	سکرٹری وصایا و تحریک جدید	" میر عبدالحمید صاحب (مشروط منظوری)
۸	بھدرک	پریذیڈنٹ	" مولوی سید محمد زکریا صاحب ٹیچر ایچ ای ہائی سکول (مشروط منظوری)
	"	سکرٹری امور عامہ	" محمد شمس الدین شنکرپور بھدرک
	"	" تعلیم و تربیت	" مولوی ہارون رشید صاحب کلرک ایچ ای ہائی سکول بھدرک (مشروط منظوری)
۹	بارہ مولا	پریذیڈنٹ و سکرٹری	" مرزا عبدالخالق صاحب بی۔ اے
۱۰	کرعل	پریذیڈنٹ و سکرٹری	مکرم عبدالحفیظ صاحب وثیقہ نویس
۱۱	کرناگ پلی	پریذیڈنٹ	" ایم ابوبکر صاحب (مشروط منظوری)
	"	جنرل سکرٹری	" کے محمد کنجی صاحب بی۔ اے (مشروط منظوری)
	"	سکرٹری مال	" ای محمد کنجی صاحب (مشروط منظوری)
	"	" تبلیغ	" اے محمد صالح صاحب (مشروط منظوری)
	"	" تعلیم و تربیت	" ایم عبدالرحمٰن صاحب (مشروط منظوری)
	"	" ضیافت	" ۔ ایم محی الدین صاحب (مشروط منظوری)
	"	آڈیٹر	" کے۔ پی محمد شمس الدین صاحب (مشروط منظوری)
۱۲	دیودرگ	پریذیڈنٹ	" محمد ابراہیم صاحب ہوودگی
	"	سکرٹری مال	" محمد ابراہیم صاحب
	"	" تبلیغ	" عبدالحلیم صاحب
	"	" تعلیم	" عبدالکریم صاحب نور
۱۳	کلکتہ	سکرٹری جائیداد	" سید بدرالدین صاحب دنامزد)

ضروری گذارش

موسم سرما جلد آ رہا ہے۔ ایسے وقت میں ہر ذی استطاعت اپنے اپنے دوحتیین کے لئے گرم پارچات اور بستر کا مناسب انتظام کیا ہی کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو مالی وسعت دے رکھی ہے۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ اپنے درویش بھائیوں کا بھی ضرور خیال رکھیں۔ بفضلہ تعالےٰ اب تو ایک خاص تعداد درویشی خاندانوں کی دارالامان میں آباد ہو چکی ہے۔ جن کے لئے ہر قسم کے گرم سرد پارچات اور بستروں کی ضرورت ہے۔ خالص دینی خدمات بجا لانے والوں کا آپ پر بہت کچھ حق بنتا ہے۔ اگر آپ انہیں بھی اپنے خاندان کا فرد سمجھ لیں (اور یقیناً ہر مخلص احمدی ایسا ہی خیال کرتا ہوگا) تو کچھ مشکل نہیں۔ کہ قادیان کے ضرورت مند افراد کی بروقت خدمت نہ کی جا سکے۔ بلاشبہ اس قسم کی خدمت آپ کے مال و دولت میں برکت کا موجب بنے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ بہترین نیکی وہ ہے۔ جسے کرنے: الا اولین فرصت میں بجا لائے۔ اس لئے آپ جلدی کریں۔ مبادا آپ کے دوسرے بھائی اس ثواب میں سبقت لے جائیں۔ اس لئے ان مختصر الفاظ کے ساتھ میں آپ کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی دعوت دیتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ آپ چٹھی ملتے ہی نہ یہ کہ خود حصہ لیں گے۔ بلکہ دوسروں میں بھی تحریک کر کے اس کار خیر میں شریک کریں گے۔ اور مساعی جمیلہ سے مطلع فرما دیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

ضروری اعلان

بدر کے پرنٹر و پبلشر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی تھے۔ چونکہ آپ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۴۷ء تک الفضل کے پرنٹر پبلشر چلے آ رہے تھے۔ اس لئے قادیان سے بدر کے اجرا پر تیمن و تبرک کے طور پر آپ ہی کو پرنٹر و پبلشر مقرر کیا گیا۔ اب آپ نے بڑھاپے کی وجہ سے معذوری کا اظہار فرمایا۔ اس لئے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایڈیٹر بدر کو ہی پرنٹر و پبلشر مقرر کیا گیا۔ قانون کی رو سے منظوری ملنے سے قبل اخبار شائع نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے مجبوراً دو پرچے اپنے وقت پر شائع نہیں ہو سکے اور ۲۱ر۔ ۲۸ر نومبر اور ۷ر دسمبر کو اکٹھا کرنا پڑا۔ احباب مطلع رہیں۔

(مینیجر بدر)

واشنگٹن ۔ کریملن کے ارباب اقتدار حکومت کے اشتمالی شعبوں کے ہزاروں کارکنوں کا تبادلہ کھیتوں اور کارخانوں میں کر رہے ہیں۔ تاکہ صنعتی اور روزمرہ ضروریات میں آنے والے سامان کی پیداوار میں اضافہ کیا جا سکے۔ جن کی کمی محسوس کی جا رہی ہے۔

کلکتہ ۔ گورنر مغربی بنگال ڈاکٹر ایچ سی مکرجی نے اپنی ایک سال کی تنخواہ ساٹھ ہزار روپے کلکتہ یونیورسٹی کے قومی فنڈ میں جمع کرا دی ہے۔ تاکہ اس سے نوجوانوں کو فوجی تربیت دی جائے۔ یہ فنڈ گورنر نے اپنے لڑکے سدھیر لال مکرجی کی یادگار کے طور پر پچھلے سال کھولا ہے۔ جس کا انتقال پچھلے سال ہو گیا تھا۔

قاہرہ ۔ شام کی وزارت خارجہ کے ایک انسپکٹر ڈاکٹر صلاح الدین راغب نے اخوان المسلمون تحریک کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ڈاکٹر راغب نے استعفیٰ کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ تحریک کے لیڈروں نے تحریک کے اصولوں سے انحراف کیا ہے۔ اور اس کے فنڈ میں غبن کیا ہے۔

نئی دہلی ۔ وزیراعظم پنڈت نہرو نے بتایا کہ برطانوی فوجوں میں جو نیپالی بھرتی کئے جاتے ہیں۔ انہیں سویلین لباس میں بھارت سے گذرنے کی اجازت ہے۔

نئی دہلی ۔ وزیراعظم پنڈت نہرو نے بتایا کہ بھارت سرکار ایک لاء کمیشن مقرر کر رہی ہے۔ جو ملک کے موجودہ قوانین پر نظرثانی کرے گا۔ اور انہیں آسان اور جدید لائنوں پر ڈھالنے کی کوشش کرے گا۔

مدراس ۔ معلوم ہوا ہے کہ مدراس کے نزدیک ریل گاڑی کے ڈبے بنانے کا جو نیا کارخانہ لگایا گیا ہے۔ اس میں دس ورکشاپ بن چکے ہیں۔ یہ کارخانہ اڑھائی سال قبل بنانا شروع کیا گیا تھا۔ امید ہے کہ آئندہ ششماہی تک اس میں مکمل ڈبے بن سکیں گے

احمد آباد ۔ سوراشٹر کے سرحدی دیہات کے اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کی طرف سے نیچ ذات والوں کو تپے ہوئے لوہے سے داغنے کی اطلاعات آئی ہیں۔ اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کا خیال ہے کہ ان کے مویشیوں کی بیماری کی وجہ نیچ ذاتوں کا ان کے درمیان رہنا ہے

تہران ۔ ایران اور روس کے درمیان سرحدی اور مالی جھگڑوں کے تصفیہ کے متعلق ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس کے مطابق روس ایران کا گیارہ ٹن سونا اور اسی لاکھ امریکی ڈالر واپس کر دے گا۔ جو جنگ کے دنوں میں روس نے ایران پر قبضہ کے دوران میں چھین لئے تھے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ عرب حکومتوں کے نام ایرانی مراسلہ کو رد کر دیا جائے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ خلیج فارس کے جزائر بحرین میں کوئی طیارہ اتارنے سے پہلے حکومت ایران سے اجازت حاصل کی جائے۔

استنبول ۔ استنبول جہاں کے مکانات اکثر لکڑی کے ہیں۔ کے سب سے مشہور بازار کو آگ لگ گئی۔ جس سے دو سو دکانیں نذر آتش ہو گئیں نقصان کا اندازہ ساٹھ کروڑ کیا گیا ہے۔ نیز بتایا گیا ہے۔ کہ یہ آگ استنبول کی عظیم ترین ہے۔

ڈھاکہ ۔ پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے کرنافلی پیپر ملز کے تین ہزار مزدوروں کے لئے مکان بنانے کا پروگرام بنایا ہے۔ ان مکانات پر پچیس لاکھ روپیہ لگے گا۔ اور تین سال میں کام کی تکمیل ہو گی۔

نئی دہلی ۔ ہندوستان کے نائب وزیر آبادکاری نے ایوان زیریں میں بتایا کہ حکومت پاکستان نے ریاستوں اور صوبوں کی حکومتوں کو ایک حکم نامہ بھیجا ہے کہ وہ تارکین وطن کے مقدس مقامات کی حفاظت کریں۔

بغداد ۔ شاہ عراق نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ برطانیہ کے ساتھ عراق کے معاہدہ کو ختم کر دینا چاہئے

لاہور ۔ اس وقت تک پنجاب نے مرکز سے ترقیاتی منصوبوں کے لئے اسی کروڑ روپیہ مرکز سے قرض لیا ہے جس میں سے ساڑھے آٹھ کروڑ ملٹری ملوں پر لگایا جا رہا ہے۔

ڈھاکہ ۔ کرنافلی پیپر ملز کے ایک نمائندہ نے بتایا کہ اس وقت کرنافلی پیپر ملز میں روزانہ اسی ٹن کاغذ تیار ہو رہا ہے۔

قاہرہ ۔ سوڈان کے وزیراعظم مسٹر اسماعیل الازہری پر قاتلانہ حملہ ۷ر دسمبر کو ہوا۔ مگر وہ بچ گئے اس سلسلہ میں ایک ممبر پارلیمنٹ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جس عدالت کے پیش کر دیا جائے گا۔

کراچی ۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان ان دنوں دونوں ملکوں میں مخصوص گاڑیاں چلانے کے متعلق بات چیت ہو رہی ہے۔ اگر یہ بات مکمل ہو اور یہ منظور ہو گئی۔ تو دونوں ملکوں کے درمیان مخصوص ریلیں چلنا شروع ہو جائیں گی۔ جیسے لاہور سے دہلی یا امرتسر سے پشاور وغیرہ

بغداد ۔ معلوم ہوا ہے کہ عراق کے ایک دولتمند تاجر اور مصر کے مشہور قاری شیخ عبد الفتاح کے درمیان قرآن مجید کا پورا ریکارڈ بھروانے کی بات چیت ہو رہی ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا ریکارڈ ہو گا۔ اس پر بارہ ہزار دینار خرچ ہوں گے۔

کراچی ۔ مصری سفارت خانے نے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کی تردید کی ہے۔ کہ اخوان المسلمون اور اس کے ساتھیوں پر جھوٹا مقدمہ چلا کر انقلابی کونسل نے انہیں راستہ سے ہٹانے کی کوشش کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اخوان المسلمون کی سازش کی خود اس کے ارکان نے کی ہے

لندن ۔ جنوب مغربی آئرلینڈ کے ساحل کے قریب ایک جہاز ڈوب گیا ہے۔ جس میں ۲۵ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ یہ جہاز غلہ لے کر

پیرس ۔ وزیراعظم فرانس نے فرانسیسی پارلیمنٹ کی اکثریت کا اعتماد حاصل کر لیا ہے۔ وزیراعظم کے حق میں ۲۷۸ اور خلاف ۲۴۰ ووٹ ہوئے۔

کراچی ۔ برطانیہ کی ایک مشہور فرم نے کراچی میں ڈیزل انجن بنانے کا ایک کارخانہ قائم کیا ہے۔ یہ کارخانہ عنقریب کام شروع کر دے گا۔ ابتداء میں ماہوار ۲۵ انجن بنائے جائیں گے۔

قاہرہ ۔ اخوان المسلمون کے چھ افراد کو ۷ر دسمبر کو پھانسی دے دی گئی۔ ان پر حکومت مصر کا تختہ الٹنے کا الزام تھا انہیں فوجی ٹریبونل نے موت کی سزا دی تھی۔ اخوان کے مرشد اعلیٰ کی سزا موت ۔ سے عمر قید میں تبدیل کر دی گئی ہے۔

کراچی ۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان آئین ساز اسمبلی کے انتخابات نومبر ۵۵ء میں کرائے جائیں گے

نئی دہلی ۔ لوک سبھا میں وزیر زراعت نے بتایا کہ امسال خشک سالی کے باعث بہار اور اڑیسہ میں ۵۰ کروڑ کا نقصان ہوا ہے۔ مزید لوک سبھا میں بتایا گیا کہ اس سال میں بھارت آٹھ لاکھ ٹن غلہ درآمد کرے گا۔

ٹوکیو ۔ جاپان کی یوشیدہ وزارت نے استعفیٰ دے دیا۔ اپوزیشن پارٹیوں نے پارلیمنٹ کے سپیکر کو عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ لیکن ووٹنگ ہونے سے قبل ہی یوشیدا وزارت نے استعفیٰ دے دیا۔

نئی دہلی ۔ لوک سبھا میں انکشاف کیا گیا کہ بھارت ریلوے نے ۱۹۵۳ء میں ۱۰۴۲۵۰۰۷ ٹن کوئلہ استعمال کیا۔ پہلی پانچ سالہ پلان کے ماتحت اب تک ہوائی اڈوں وغیرہ پر سو لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔

امرتسر ۔ ۱۳ سے ۱۷ر دسمبر تک امرتسر میں آریوں اور عیسائیوں کا مباحثہ ہو رہا ہے۔ آریوں کی طرف سے پنڈت رامچندر دہلوی اور دیگر مشہور آریہ مناظر حصہ لیں گے اور عیسائیوں کی طرف سے پادری عبد الحق اپنے ساتھیوں سمیت بحث کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندو مہا سبھا کے صدر این سی چیٹرجی مباحثہ سنیں گے۔